ادب وانشا، پروف ریڈنگ، کمپوزنگ

اور تحقیق وتخریج کے

اُصول وضوابط اور رُموز

www.KitaboSunnat.com

مرتبین

○ محسن فارانی

○ آصف اقبال ○ نعمان فاروقی

دارالسلام 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ادب وانشا، پروف ریڈنگ، کمپوزنگ
اور تحقیق وتخریج کے
اُصول وضوابط اور رُموز

مرتبین

○ محسن فارانی

○ آصف اقبال ○ نعمان فاروقی

دارالسلام 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اردو عبارت میں غیر قرآنی عربی رسم الخط کے اصول وضوابط

''ہمزہ'' کا استعمال

ہمزہ دو طرح کا ہے: ہمزہ وصلی اور ہمزہ قطعی۔

(ا) ہمزہ وصلی: اس کے اُوپر یا نیچے علامتِ ہمزہ نہیں لکھی جاتی۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل اصول مدنظر رکھیں:

① ہمزہ وصلی شروع عبارت میں حرکت کی صورت میں لکھا جائے گا، مثلاً: [اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ......]

② ہمزہ وصلی اثنائے عبارت میں بھی کومے (،) اور فل سٹاپ (.) کے بعد حرکت ہی سے لکھا جائے گا، مثلاً: [فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِّأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اِقْرَءُوْا......]

③ ہمزہ وصلی کی صورت میں ہمزہ [أ یا إ] کے بجائے خالی الف لکھ کر اس پر حرکت ڈال دی جائے، مثلاً: [اِقْرَأْ] کا پہلا ہمزہ وصلی ہے جو الف کی صورت میں آئے گا، اس کے نیچے علامت ''ء'' نہیں لکھی جائے گی۔

(ب) ہمزہ قطعی: اس پر علامت ہمزہ ''ء'' لکھی جائے گی، مثلاً: [أَحْمَدُ ، إِكْرَام ، أَسْئِلَة]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ قطعی کہاں کہاں آتا ہے؟

① بابِ اِفعال کے تمام صیغوں میں، جیسے: [رَبَّنَا أَرِنَا ، مُؤَكِّلَهُ]

② اسمِ تفضیل میں، جیسے: [أَكْثَرُ هُمْ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ]

③ کلمات کا اصلی ہمزہ، جیسے: [إِفْكًا ، إِذَا ، أَمَرَ ، سَأَلَ ، قَرَأَ]

④ وہ ہمزہ جو "واؤ" یا "یا" کو بدل کر آئے، جیسے: [أَحَدٌ ، بِنَاءٌ ، بَائِعٌ]

⑤ الْمَلَائِكَة کو اسی طرح لکھا جائے گا۔

⑥ جمع کا ہمزہ، جیسے: [الأَحْبَار ، تَحْتَ أَرْجُلِهِم]

⑦ حروف کا ہمزہ، جیسے: [إِنَّ ، إِلَىٰ]

⑧ أعلام کا ہمزہ، جیسے: [إِدْرِيسَ ، إِبْرَاهِيمَ]

⑨ ضمائر کا ہمزہ، جیسے: [أَنَا ، أَنْتَ]

⑩ متکلم کا ہمزہ، جیسے: [أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ] (یہاں أَقُلْ صیغہ متکلم ہے)

⑪ فعل تعجب کا ہمزہ، جیسے: [مَا أَحْسَنَهُ]

⑫ ندا کا ہمزہ، جیسے: [أَ ، أَيْ]

ج) "داوٗد" کی واؤ پر ہمزہ یا اُلٹا پیش نہیں آئے گا اور واؤ کے بعد دوسری واؤ کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

د) واؤ مدّہ، واؤ لین اور یائے مدہ، یائے لین کے بعد اگر ہمزہ ہو تو یہ ہمزہ واؤ یا "یا" کے اوپر نہیں لکھا جائے گا بلکہ اس کے بعد لکھا جائے گا، مثلاً: [سُوءَ الْعَذَابِ ، سَوْءَةَ] اور [جِيءَ ، شَيْءٌ] اور جو "وٗ" اور "یا" پڑھنے میں نہیں آتیں، ہمزہ ان کے اوپر لکھا جائے گا، مثلاً: [تُجْزِئُ ، لِكُلِّ امْرِئٍ ، إِنِ امْرُؤٌ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② تشدید

ا) عربی عبارت میں جہاں تشدید ہو، اسے باقاعدہ لکھا جائے، مثلاً: [خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ]

ب) مشدّد حرف پر اعراب کی یہ صورت ہوگی: [بَّ ، بِّ ، بُّ ، بًّا ، بٍّ ، بٌّ]

ج) نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف ''یرملون'' (ی+ ر+ م+ ل+ و+ ن) میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا اور اگلے حرف پر تشدید لکھی جائے، مثلاً: [مِنْ وَّرَاءِ] میں ''و'' اور [مُحَمَّدٌرَّسُولُ اللّٰهِ] میں ''ر'' پر تشدید آئے گی۔

د) حروفِ شمسیہ میں سے کوئی حرف لامِ تعریف (ا ل) کے ساتھ ملا ہوا ہو تو ''ا ل'' کے لام کو اس حرف میں مدغم کر کے اسے مشدّد لکھا جائے، مثلاً: [قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ، اَلرَّجُلُ ، وَالشَّمْسِ ، وَالسَّمَآءِ]۔ اس صورت میں لامِ تعریف پر جزم (ْ) نہیں آئے گی۔

③ الف مقصورہ (کھڑا زبر) کا استعمال

ا) الف مقصورہ ''ی'' پر آئے گا اور اس سے پہلے حرف پر زبر نہیں ہوگا، جیسے: [مُوسیٰ ، عِیسیٰ]۔ انھیں [مُوسَیٰ] یا [عِیسَیٰ] نہیں لکھا جائے گا۔

ب) الف مقصورہ کو آگے ملاتے وقت زبر میں تبدیل کر دیں گے، مثلاً: [عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ، عَلَی الْفُلْكِ ، إِلَی الْمَسْجِدِ]

ج) [ذٰلِكَ ، کَذٰلِكَ] وغیرہ میں ذال پر کھڑا زبر لکھا جائے گا۔

④ تنوین

نصبی حالت میں تنوین آخری الف سے پہلے حرف پر آئے گی، جیسے: [وَلَدًا ، مُحَمَّدًا] وغیرہ۔ ان کو [وَلَداً ، مُحَمَّداً] نہیں لکھا جائے گا۔ اسی طرح رفعی اور جری حالت میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عَمْرٌو کی راپر تنوین لکھی جائے گی، مثلا: قَالَ عَمْرٌو ، قُلْتُ لِعَمْرٍو.

⑤ مدّ اور لین

واؤ، الف اور یا کے ماقبل موافق حرکت ہو، یعنی واؤ سے پہلے پیش، الف سے پہلے زبر اور یا سے پہلے زیر ہو تو ان حروف کو حروف مدّہ کہتے ہیں، جبکہ واؤ اور یا کے ماقبل زبر ہو تو پھر ان کو حروف لین کہتے ہیں الف ہر صورت میں حرف مدہ اور حرف لین ہے۔

ا) حروفِ مدّہ پر سکون کی علامت (ْ) نہیں لکھی جائے گی، مثلاً: [صَالِحِينَ ، مُسْلِمُونَ] وغیرہ۔

ب) حروفِ لین پر سکون کی علامت (ْ) لکھی جائے گی، مثلاً: [قُرَيْشٌ ، بَيْتٌ ، يَوْمٌ] وغیرہ۔

ج) "یا" خواہ مدّہ ہو یا لین، اس کے نیچے نقطے لگائے جائیں گے: مثلاً: [جِيءَ، صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ ، الْبُخَارِي] وغیرہ۔

د) الٹا پیش اور کھڑی زیر واحد مذکر غائب کی ضمیروں (منصوب یا مجرور) پر آتے ہیں، مثلاً: [إِنَّهٗ ، نَصَرَهٗ ، بِهٖ] وغیرہ، جبکہ مابعد سے ملاتے وقت الٹا پیش یا کھڑی زیر نہیں لکھی جاتی بلکہ وہ صرف پیش یا زیر میں تبدیل ہو جاتی ہے، مثلاً: [أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ ، يَأْتِي بِهِ اللّٰهُ]

⑥ إعراب

ا) غیر نصابی کتب میں حرف پر ایک ہی راجح اعراب لکھا جائے' مثلاً: [......وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ] کو [يُعْطِي الْغَنَائِمَ] بھی پڑھا گیا ہے مگر اس کو سیاق کا اعتبار کرتے ہوئے [تُعْطَى الْغَنَائِمُ] ایک ہی اعراب کے ساتھ لکھا جائے۔ (صحيح مسلم، الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم، حديث: (135)-1059)

ب) عربی کے غریب الفاظ کو اردو میں اعراب کے ساتھ واضح کیا جائے، مثلاً: [أُبَيّ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب، سَلَمَہ بن اَکْوَع، عَبِیدہ سلمانی] اعراب واضح کرنے کے لیے بہتر ہے انھی نسخ میں لکھا جائے۔

⑦ قرآنی حوالہ جات

قرآن مجید کی تمام سورتوں کے نام اور ان کا رسم الخط پاکستانی طبع شدہ مصحف کے مطابق ہوگا، مثلاً: [الْمُرْسَلَات] کے بجائے [الْمُرْسَلٰت] اور [الإسْرَاء] کے بجائے [بَنِیْٓ إِسْرَآءِ یل] لکھا جائے۔ اور حوالہ دینے کا انداز یہ ہوگا:

الأنعام 163:6 ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالسلام کی کتب میں تخریج لکھنے کا اسلوب

❁ کتب تفاسیر

① کتاب کا نام، سورت اور آیت اس طرح لکھے جائیں:

تفسير ابن كثير، النساء 14:4 .

② کتب تفسیر کا معروف و مشہور نام ہی دیا جائے، مثلاً: امام قرطبی رحمہ اللہ کی تفسیر کا نام الجامع لأحكام القرآن ہے مگر اسے تفسير القرطبي ہی لکھا جائے جو کہ معروف ہے۔

❁ کتب احادیث

① کتب ستہ کا حوالہ اس طرح دیا جائے:

صحيح البخاري، الإيمان، باب أمور الإيمان، حديث: 9 .

صحیح مسلم کا حوالہ دیتے ہوئے فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ کی ترقیم دی جائے۔ اور اگر ایک ہی رقم کے تحت کئی احادیث ہوں تو ہر کتاب کے تحت دی گئی ترقیم بھی اُسی طرح لکھی جائے، مثلاً: ....، حديث: (24)-1524.

سنن نسائی میں ہر باب کے شروع میں لفظِ باب نہیں ہے، چنانچہ حوالہ دیتے ہوئے ہر بار ”باب“ کا لفظ بھی لکھا جائے۔

② کتب ستہ کے سوا دیگر کتب حدیث کے حوالوں میں کتاب کا نام، جلد اور صفحہ نمبر لکھا جائے، مثلاً: مسند أحمد: 222/2. اور ممکن حد تک حوالہ دیتے وقت اسے مدنظر رکھا جائے اور اسی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق جلد اور صفحہ نمبر دیا جائے۔ اسی طرح اگر کسی کتاب کے جدید نسخے میں صفحے کی سائیڈ پر قدیم نسخے کا جلد اور صفحہ نمبر درج ہو تو اسی کا حوالہ دیا جائے، جدید نسخے کا جلد اور صفحہ نمبر درج نہ کیا جائے۔

③ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتب: سلسلة الأحاديث الصحيحة، سلسلة الأحاديث الضعيفة اور إرواء الغليل کا حوالہ اس طرح دیں:

سلسلة الأحاديث الصحيحة: 303/2، حديث: 689.

④ کتب ستہ میں سے بعض کتب کی ترقیم بعض جگہ آگے پیچھے ہے، مثلاً صحیح البخاری میں حدیث نمبر 1161 کے بعد 1168 ہے اور حدیث نمبر 3376 کے بعد 3382 ہے اور صحیح مسلم میں حدیث نمبر 1801 کے بعد 1365 ہے اور ابو داود میں اسی طرح بعض جگہ ترقیم آگے پیچھے ہے تو حوالہ دیتے ہوئے قبل الحدیث یا بعد الحدیث کا اضافہ کیا جائے، مثلاً: صحيح البخاري، التهجد، باب الحديث بعد ركعتي الفجر، حديث: 1168 بعد الحديث: 1161.

❁ شروحات حدیث

① شرح، کتاب، باب کا نام اور حدیث نمبر لکھا جائے، مثلاً:

فتح الباري شرح صحيح البخاري، المغازي، باب غزوة الحديبية، حديث: 4147،

تحفة الأحوذي شرح جامع الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسراءيل، حديث: 3130.

② کتب شروح میں دی گئی احادیث کا حوالہ اور کتب شروح کا حوالہ ایک ساتھ آ رہا ہو تو احادیث کا حوالہ قوسین میں لکھنے کے بعد ''دیکھیے'' لکھا جائے۔ بعد ازاں شرح کا حوالہ دے دیا جائے، مثلاً: عون المعبود کا حوالہ دینا مقصود ہو اور اس میں بیان کردہ حدیث کا مکمل حوالہ بھی آ رہا ہو تو اس طرح لکھیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، باب الإشارة في التشهد، حديث: 911)
دیکھیے: عون المعبود، 40/2

❁ لغات (لغات القرآن، حدیث اور عربی)

کتاب کا نام اور مادّہ، مثلاً: تاج العروس، مادّة: عرف .

ملاحظات برائے تخریج

① جن کتابوں کے ایک طرف قدیم نسخے کی ترقیم دی گئی ہو، ان کا حوالہ دیتے ہوئے قدیم ترقیم ہی دی جائے۔

② حتی المقدور کوشش کے باوجود حوالے کی کتاب یا حوالہ نہیں مل سکا تو CD سے حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ CD کے حروف لکھنے کی ضرورت نہیں، البتہ CD میں جو نسخہ استعمال ہوا ہے اس کا حوالہ اور سن طباعت وغیرہ ضرور دیا جائے۔ فتح الباری: 102/1، طبع دارالسلام 1426 هجری .

③ حوالے اصل مراجع سے دیے جائیں۔

④ اگر کسی حدیث وغیرہ کا حوالہ دوبارہ لکھنا مطلوب ہو تو ''ایضاً'' نہ لکھا جائے بلکہ پورا حوالہ ہی لکھا جائے۔

⑤ اگر کسی تحقیق شدہ کتاب کا حوالہ لکھنا ہو تو محقق کا نام بھی لکھا جائے، مثلاً: مسند أحمد، تحقیق أحمد شاکر: 75/1 .

⑥ کسی شارح نے حوالہ دیتے ہوئے جو بھی اسلوب اختیار کیا ہو، اسے دارالسلام کے اسلوب کے مطابق لکھا جائے۔

⑦ کتب تفاسیر کے سوا ہر کتاب کا مکمل نام لکھا جائے۔

⑧ باب اگر طویل ہو تو مناسب حد تک لکھ کر آگے نقطے (......) دیے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ جو کتب یا اجزاء ایک ہی جلد پر مشتمل ہیں، ان کے نام کے ساتھ "ص" لکھ کر صفحہ نمبر لکھا جائے، مثلاً: السنة، ص: 23.

جس کتاب کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ اردو میں ہو تو اس کا نام نستعلیق میں اور اگر عربی میں ہو تو نسخ میں لکھا جائے۔

⑩ قرانی آیات کے حوالے متن ہی میں ترجمے کے بعد آئیں گے یا حاشیے میں، اس کے بارے میں کام کی نوعیت کے مطابق فیصلہ ہوگا جس کے لیے سیکشن انچارج رہنمائی کرے گا۔

⑪ ایک سے زائد کتب کا حوالہ دینا ہو تو واوَ سے پہلے کوما بھی لگائیں، مثلاً: صحیح البخاري ......، حدیث: 840، وصحیح مسلم......

⑫ تخریج میں ہمزہ قطعی کا بھی اہتمام ہوگا۔

⑬ جہاں خطا کا احتمال ہو، وہاں تشدید اور کھڑا زبر بھی آئے گا، جیسے: [التَّعَرِّي، مُثَنّٰی، مَثْنٰی] اور بقیہ اعراب تخریج میں نہیں آئیں گے، مثلاً: یائے نسبتی، حروف شمسیہ اور عزوجل وغیرہ پر تشدید اور [علی، إلیٰ] وغیرہ پر کھڑا زبر۔

⑭ بعض مقامات پر صحیح البخاری میں صرف "باب" لکھا ہوا ہے، ایسے موقع پر باب کے ساتھ نمبر شمار بھی لکھا جائے، مثلاً: صحیح البخاري، أحادیث الأنبیاء، باب: 10، حدیث: 3371.

⑮ قدیم کتابوں میں بیان کردہ حدیث کی عبارتیں اگر مراجع سے مختلف ہوں یا تلاش کے باوجود نہ ملیں تو حاشیے میں اس کی وضاحت کریں۔ اور اس سلسلے میں ماہر رفقاء سے ضرور مشاورت کریں اور تخریج کے تمام ممکنہ طریقے بروئے کار لائیں۔ یہ کام پہلے پروف ہی میں ہونا چاہیے۔

⑯ نئی کتابوں میں الفاظ کے اختلاف کی صورت میں حاشیے لکھنے کی خاطر خواہ ضرورت نہیں۔ مؤلف، مصنف یا مترجم کے ذکر کردہ الفاظ ہی کو مراجع کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر عرب شیوخ اپنی کتب میں روایت بالمعنیٰ درج کر دیتے ہیں جبکہ سیاق وسباق سے ان کا مفہوم تو متعین ہو جاتا ہے لیکن یہ انداز بعض اوقات اُلجھن اور بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے، لہٰذا اس روش کو اختیار نہ کیا جائے۔

⑰ کسی کتاب یا حدیث پر تصحیح وتضعیف کا حکم لگا رہے ہوں تو اس کے بارے میں اب تک ہونے والے کام کا جائزہ لیں، اصولِ حدیث اور اسماء الرجال پر نظر رکھیں، پھر دلائل کی رو سے اور ماہرین کی مشاورت سے یہ مرحلہ طے کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُردُو ادب وانشا کے اصول وضوابط اور رموز

سکتہ(کوما/Comma)

① چنانچہ، حالانکہ، چہ جائیکہ، لہٰذا، اس لیے، پس، یعنی، خواہ، نیز، پھر، البتہ، مبادا ......ان سے پہلے کوما(،) آتا ہے، مثلاً: پہلے بات کو تولو، پھر بولو۔

② کہ، تا کہ، لیکن، مگر، ورنہ، جبکہ، یہاں تک کہ، حتیٰ کہ، جیسا کہ، جیسے کہ، تو، بلکہ، اگر چہ، کیونکہ اور اسمائے موصولہ (جو، جس، جسے، جن، جنھوں، جنھیں)......ان سب سے پہلے کوما(،) نہیں آتا۔

③ جب اسمِ موصول جملۂ معترضہ کے شروع میں ہو تو اسمِ موصول سے پہلے بھی اور جملۂ معترضہ کے اختتام پر بھی کوما(،) آتا ہے، مثلاً: میرا چھوٹا بھائی، جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا ہے، بہت ذہین ہے۔

④ عبارت کا حوالہ دیتے وقت کتاب کے نام اور صفحے، شہر اور سن وغیرہ کے درمیان کومے(،) لاتے ہیں، مثلاً: کشف المحجوب، 112، لاہور، 1997ء

⑤ حرفِ ایجاب ''ہاں'' کے بعد کوما(،) آئے گا۔ اگر ''ہاں'' پر جملہ ختم ہو تو اس کے بعد ختمہ یا وقفہ (فل سٹاپ) آتا ہے۔

⑥ مثلاً، مثال کے طور پر، جیسے......ان تینوں سے پہلے کوما آتا ہے۔ ''مثلاً'' کے بعد متعدد اسماء یا افعال ہوں تو کولن (:) آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ ایک سے زیادہ کلمات کے، مابین کوما اور آخری سے پہلے ''اور'' آتا ہے، مثلاً: پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا۔

ہمزہ (ء)

① عربی الفاظ کا آخری ہمزہ، جو اردو میں پڑھا نہیں جاتا، نہ لکھا جائے، مثلاً: دعا، ندا، اتقا (البتہ اسمائے جمع انبیاء، علماء اور اولیاء وغیرہ میں ہمزہ رکھا جا سکتا ہے۔)

② جب آخری ہمزے والا لفظ اضافتِ فارسی کے ساتھ آئے تو ہمزہ ''ئے'' میں بدل جائے گا، مثلاً: انبیائے کرام، اطبّائے ہند۔

③ اُردو میں مستعمل عربی الفاظ کے درمیانی حرفِ علّت الف یا واوَ کے بعد مشدّد حرف آئے تو الف یا واوَ پر ''ء'' آتا ہے مگر حرفِ علّت شروع یا آخر میں ہو تو ہمزہ نہیں آتا، مثلاً: تأثّر، مؤدّب، مؤقّر، مؤرّخ، مؤثّر، اسلوب، املا۔

④ اگر ہمزہ اصلی ہو تو وہ لکھا جائے گا، مثلاً: قراءت (اسے قرأت لکھنا پڑھنا غلط ہے)، بَراءت (بری ہونا)۔ فارسی لفظ ''برات'' (قسمت)، ہندی ''برات'' (دولھا کا جلوس) اور عربی ''براءت'' کا فرق ذہن میں رکھیں۔

تنبیہ: فارسی لاحقہ ''آرا'' کے آخر میں ''ء'' لکھنا غلط ہے، مثلاً: بزم آرا، عالم آرا، گلشن آرا، یا مغل شہزادیوں جہاں آرا اور روشن آرا کے نام۔ اسی طرح براعظم ایشیا کے آگے ہمزہ بڑھانا بھی غلط ہے۔ عربی الفاظ رائے کی جمع ''آراء'' اور شے کی جمع ''اشیاء'' میں ہمزہ لکھ سکتے ہیں۔

فعل امر (Imperative) میں ہمزہ کا استعمال

اگر امر واحد حاضر (احترامی) کے آخر میں الف ہو تو اس کے ساتھ ''یئے'' بڑھائیں ورنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ''یے'' استعمال کریں، مثلاً: ''بڑھا'' سے ''بڑھایئے''، ''اٹھا'' سے ''اٹھایئے''، ''چھوڑ'' سے ''چھوڑیے''، ''پی'' سے ''پیجیے''، ''کر'' سے ''کیجیے'' اور ''لے'' سے ''لیجیے'' وغیرہ، البتہ ''چاہیے'' کی جمع فنّی حُسن کے پیشِ نظر ''چاہئیں'' لکھنا درست ہے۔

❁ جن عربی مصادر کے آخر میں ہمزہ آتا ہے، اردو میں ان کے آخر میں ہمزہ نہیں لکھیں گے، مثلاً: اِبتدا، اِنتہا، اِرتقا، اِلتوا، اِبتلا، اِستدعا، اِملا، اِخفا اور اِلقا وغیرہ۔

❁ الف پر ختم ہونے والے انگریزی الفاظ کے آخر میں ہمزہ لکھنا قطعی غلط ہے؛ مثلاً: مارشل لا، بارایٹ لا۔ انھیں مارشل لاء، بارایٹ لاء لکھنا درست نہیں۔

❁ مرکب عطفی کی صورت یہ ہوگی: شعراء و ادباء، فقراء و مساکین، آباء و اجداد وغیرہ۔ (مرکب اضافی ''علاؤ الدین'' میں واؤ عطفی نہیں، زائد ہے۔)

ہائے دوچشمی (ھ)، ہائے ملفوظی اور ہائے مختفی

① دوچشمی یا مخلوط ''ہا'' اردو کے صرف مرکب حروف میں آتی ہے جو بطور حرف درج ذیل ہیں: بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ [مثلاً: اندھا، کھٹولا، چھاچھ] باقی ہر کہیں ہائے ملفوظی (مثلاً: باہر، بہشت، شاہ میں) یا ہائے مختفی (مثلاً: پیمانہ، افسانہ، پردہ میں) استعمال ہوتی ہے۔

② درج ذیل ضمائر دوچشمی ہا (ھ) کے ساتھ آتی ہیں جو بطور حرف الگ نہیں پڑھی جاتی:

تمھیں، انھیں، جنھیں، تجھی، تمھارا، تمھاری، تمھارے، انھوں، جنھوں۔

انھیں کہنی دار ''ہ'' (ہائے ملفوظی) سے لکھنا غلط ہے۔

تنبیہ: ''تمھیں'' صرف چار حروف پر مشتمل ہے...... ت، مھ، ی، ں۔ اگر اسے ''تمہیں'' لکھا جائے تو پانچ حروف ہو جائیں گے...... ت، م، ہ، ی، ں۔ مولانا ظفر علی خاں کی نعت کا مصرع ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھیں تو ہو

③ دوچشمی ''ھا'' اور کہنی دار ''ہا''

ان الفاظ پر غور کیجیے: کوکھ، کمھار، بھائی، بھٹی، دلھن، کلھاڑی، سرھانا، ساٹھ، دھندا......

ان میں مرکب حروف کھ، مھ، بھ، لھ، رھ، ٹھ، دھ استعمال ہوئے ہیں۔اس کے برعکس ہائے ملفوظی والے الفاظ، اگر ''ہ'' شروع یا درمیان میں ہو، تو کہنی دار ''ہا'' سے لکھے جائیں، جیسے: ہمیشہ، دہلی، لاہور، انتہا، ہمارا، اہم وغیرہ۔(''ہمیشہ'' کی آخری ''ہ'' مختفی ہے جبکہ ''دہلی'' کو ''دلّی'' بھی لکھا جاتا ہے۔) ؎

دلّی کے نہ کوچے تھے اوراقِ مصوّر تھے
جو چیز نظر آئی تصویر نظر آئی

③ بعض عددی نسبتوں کو ہائے ملفوظی (ہ) یا ہائے مخلوطی (ھ) سے دونوں طرح لکھنا درست ہے، مثلاً: گیارہویں یا گیارھویں۔

❁ ہائے مخلوطی ''ھ'' اور ہائے ملفوظی ''ہ'' میں امتیاز کرنا ضروری ہے، ورنہ بعض اوقات لفظوں کے معنی بدل جائیں گے، جیسے: ''بھائی'' اور ''بہائی'' (بہاء اللہ ایرانی سے منسوب ایک گمراہ فرقہ)۔اسی طرح ''گھر'' اور ''گہر'' مختلف المعانی الفاظ ہیں۔

④ اردو عبارت میں عربی الفاظ اور اسماء بھی دوچشمی ہا کے بغیر لکھے جائیں، مثلاً: آمنہ بنت وہب (وھب لکھنا درست نہیں) الّا یہ کہ وہ خط نسخ میں ہوں۔

تنبیہ: اردو میں ہمارے مشرقی ہمسائے کا نام ''بھارت'' لکھا جائے نہ کہ ''انڈیا'' یا ''ہندوستان''۔ اس کا سرکاری نام اُردو اور ہندی میں ''بھارت'' اور انگریزی میں India (انڈیا) ہے۔اب اسے ''ہندوستان'' لکھنا بالکل غلط ہے۔ہندوستان 1947ء میں پاکستان اور بھارت میں تقسیم ہو چکا ہے، البتہ 14 اگست 1947ء سے پہلے کی تاریخ کے حوالے سے ''ہندوستان'' یا ''متحدہ ہندوستان'' لکھنا درست ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف کی آواز پر ختم ہونے والے الفاظ اور ہائے مختفی

❁ بعض ہندی الفاظ کو ''الف'' اور ''ہا'' دونوں کے ساتھ لکھنا درست ہے، مثلاً: بھروسا، بھروسہ، سمجھوتا، سمجھوتہ، پتا، پتہ ('' لکھنے والے یا مکتوب الیہ کا پتہ'' یا ''پتہ چلنا'') لیکن عربی یا فارسی الفاظ جو ہائے مختفی پر ختم ہوتے ہیں، وہ لازماً ''ہا'' کے ساتھ لکھے جائیں، الف کے ساتھ نہیں، مثلاً: خدشہ، بدلہ، خانہ، برآمدہ۔

❁ عربی، فارسی اور ترکی کے کچھ الفاظ اور انگریزی، ہندی اور یورپی زبانوں کے الفاظ کو ہائے مختفی کے بجائے الف سے لکھنا بہتر ہے، مثلاً:

ملغوبا، قورما، شوربا، معما، تماشا، بقایا، تمغا، مُچلکا (اقرار نامہ)، ناشتا، حلوا، مربّا، چغا، ڈنڈا، سانچا، ڈھانچا، ڈاکیا، خون خرابا، آریا، کٹورا، غنڈا، راجا، ڈراما، دھاکا، دھوکا، بھروسا، کلیجا، پتا، پِتا، باڑا، بلبلا، تارا، گھونسلا، انگارا اور فرما (ابتدائی مطبوعہ اوراق) وغیرہ۔ (''حلوا'' عربی میں ''حلویٰ'' یا ''حلواء'' ہے جبکہ ''بقایا'' جمع ہے ''بقیّہ'' کی مگر اُردو میں ''بقایا'' بطور واحد استعمال ہوتا ہے۔)

❁ بطور استثنا بعض لفظوں کا یہ املا بہتر ہوگا (کیونکہ یہ اسی طرح رائج ہیں): نقشہ، کمرہ، زردہ، غبارہ، عاشورہ، خاکہ، بارہ، تکیہ، مہینہ، سموسہ، انڈہ، سقّہ، مُژدہ، ماشہ، تولہ، آزوقہ، پسینہ، روپیہ، پتہ (Address) اور مُثلہ وغیرہ۔ (آزُقہ یا آزُوقہ فارسی ''آب و زُقہ'' کا مخفف ہے اور یہ ''دانا پانی'' یا ''کم تنخواہ'' کے معنی میں مستعمل ہے۔)

❁ بعض جغرافیائی اسمائے معرفہ مروجہ طریقے سے ہائے مختفی کے ساتھ لکھے جائیں گے، جیسے: افریقہ، مرہٹہ، کلکتہ (کولکتہ)، سلواکیہ، موریتانیہ، بلغاریہ، البانیہ، رومانیہ، آگرہ، شملہ، پٹنہ، ہزارہ، بنگلہ دیش، امریکہ وغیرہ۔

لیکن آسٹریلیا، آسٹریا، سربیا، آرمینیا، جارجیا، الباما، انڈیانا، کیلیفورنیا، منگولیا، کولمبیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوریا، گیمبیا، یوگنڈا، ارجنٹینا، کیوبا، پاناما، گواٹیمالا، نکاراگوا، کوسٹاریکا وغیرہ الف کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ (''ارجنٹینا'' کو ''ارجنٹائن'' بھی لکھا جاتا ہے)

امالہ (Inclination)

① اصولِ امالہ: واحد مذکر اسم کے آخر میں ''ہ'' یا ''الف'' ہو اور اس کی جمع ''ے'' (یائے مجہول) لگانے سے بن سکتی ہو اور اس کے فوراً بعد حرفِ اضافت یا حرفِ جار [کا، کے، کی، تک، سے، کو، میں، پر وغیرہ] یا علامتِ فاعل ''نے'' آئے تو اس ''ہ'' یا ''الف'' کو یائے مجہول ''ے'' سے بدل دیا جائے، مثلاً:

کمرے میں، گھوڑے پر (حرفِ جار: میں، پر)

لڑکے کا بستہ، بچے کے بازو (حرفِ اضافت: کا، کے)

نادان لڑکے نے کیا کر دیا! (علامتِ فاعل ''نے'')۔

② موصوف کا امالہ ہونے سے صفت کا بھی امالہ ہوگا، مثلاً: ''چھوٹے بچے کا بازو۔''

③ ضمیریں [ہمارا، تمھارا......] مرکب اضافی میں جمع مذکر کے ساتھ آئیں تو امالہ ہوگا، مثلاً: ہمارے اساتذہ، تمھارے بچے۔ (یہاں ''اساتذہ'' اور ''بچے'' مضاف ہیں۔)

④ اگر مضاف جمع مذکر یا واحد احترامی ہو تو حرف اضافت کا بھی امالہ کیا جائے گا، مثلاً:

''لڑکے کے دونوں بھائی آ گئے'' (یہاں ''بھائی'' جمع ہے)۔

''اسلم صاحب اس لڑکے کے بھائی ہیں'' (یہاں ''بھائی'' واحد احترامی ہے)۔

⑤ اگر اسم ''ع'' پر ختم ہو تو امالہ نہیں ہوگا، مثلاً برقع، ضلع، مصرع، موقع (''مصرعہ'' اور ''موقعہ'' لکھنا درست نہیں)، البتہ ان کی جمع برقعے، موقعے، ضلعے، مصرعے لکھنا درست ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امالے کی مزید مثالیں

اس طرح کے جملے (بغیر امالے کے) اکثر دیکھنے میں آتے ہیں:

- آپ کے بارہ میں...... ❁ اس افسانہ کا......
- تمھارے بھروسا پر...... ❁ وہ چوراہا میں کھڑا تھا......

ان کو امالے کے ساتھ لکھنا ضروری ہے:

- آپ کے بارے میں...... ❁ اس افسانے کا......
- تمھارے بھروسے پر...... ❁ وہ چوراہے میں کھڑا تھا......

○ خیال رہے کہ بعض الفاظ امالہ قبول نہیں کرتے، جیسے:

امریکہ، دادا، نانا، چچا، ابا، ایشیا، برما، ہمالیہ، والدہ اور جمیلہ وغیرہ۔

○ ''مکہ'' اور ''مدینہ'' کا بھی امالہ ہوسکتا ہے، تاہم ان کا امالہ نہ کرنا اولیٰ ہے۔

تنبیہ: ''اشیاء'' کی طرح ''ایشیا'' کو ہمزہ کے ساتھ ''ایشیاء'' لکھنا بالکل غلط ہے، البتہ مرکب توصیفی کی صورت میں ہمزہ آئے گا، مثلاً ایشیائے کوچک۔

حرفِ عطف (Conjunction)

① معطوف اور معطوف علیہ دونوں عربی یا فارسی کے ہوں تو ان کے درمیان ''واؤ'' (حرف عطف) آتا ہے، مثلاً: شاذ و نادر، جاہ و جلال، رفت و بود، لیکن اگر دونوں یا ان میں سے ایک ہندی یا انگریزی ہو تو واؤ کے بجائے حرف عطف ''اور'' استعمال ہوگا، تاہم بعض ہندی عطفی ترکیبیں ''واؤ'' یا ''اور'' کے بغیر آتی ہیں، مثلاً: رنگ روپ، دیکھ بھال، سُوجھ بُوجھ (یا سمجھ بُوجھ)۔

② ''چاق چوبند'' میں واؤ نہیں آتا کیونکہ یہ عطفی ترکیب نہیں بلکہ ''چاق'' (بمعنی چست) ترکی لفظ ہے اور ''چاق چوبند'' کے معنی ہیں ''جس کے چاروں بند، یعنی ہاتھ پاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چست اور مضبوط ہوں۔" اسی طرح مقلوب مرکب اضافی "خط کتابت" (خط لکھائی یا خط کا لکھنا) کے فصیح ہونے کے لیے میر تقی میر کا یہ شعر کافی ہے ؎

خط کتابت سے یہ کہتے تھے نہ بھولیں گے تجھے
آویں گے گھر بار تیرے کی خبر کو بار بار

اُردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ہشتم میں بھی "خط کتابت" (خط + کتابت) ہی درج ہے جس کے معنی دیے گئے ہیں: "ایک دوسرے کو چٹھی لکھنا، مراسلت۔" بطور سند دو شعر دیے گئے ہیں ؎

خط کتابت نہ ہو غیروں سے یہ ممکن ہی نہیں
اُڑتے پھرتے ہیں ترے کوچے میں اکثر کاغذ
(گفتارِ بیخود، 1905)

حکم ہو تو سب منگا دوں جو گئے غیروں کو خط
مہرباں، پہچانتا ہوں خط کتابت آپ کی
(ظہیر، 1911)

❁ اگرچہ سرسید اور بعض دیگر اہلِ قلم نے "شان و شوکت" کی طرز پر "خط و کتابت" کی عطفی ترکیب استعمال کی ہے مگر فصیح ترکیب "خط کتابت" ہے۔

ندائیہ یا فجائیہ (Interjection) (!)

① ندائیہ (!) تخاطب کے لیے استعمال ہوتا ہے، مثلاً: یا اللہ! او لڑکے! اے ماں!

② فجائیہ (!) اظہارِ حیرت یا تعجب یا اثبات و تاکید کے موقع پر آتا ہے، مثلاً:

وہ کیسا بے وقوف ہے!

کیسا سہانا سماں ہے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں ہاں! میں کھانا کھا چکا ہوں۔

③ دعوت دینے کے لیے، مثلاً: آئیے! تشریف رکھیے۔

④ خوشی کے اظہار کے لیے، مثلاً: آہا! شاباش!

⑤ سوالیہ نفی کے لیے جو اثبات ظاہر کرے، مثلاً: کیوں نہیں!

سوالیہ یا استفہامیہ (؟)

یہ نشان صرف سوالیہ جملے کے آخر میں آتا ہے، جبکہ وہ کلامِ راست (Direct Speech) ہو، مثلاً: کل تم کدھر تھے؟ جھاڑو کہاں ہے؟ لیکن کلام بالواسطہ (Indirect Speech) کی صورت میں جملے کے آخر میں وقفہ یا فل سٹاپ آئے گا کیونکہ ایسا جملہ سوالیہ نہیں رہتا، مثلاً: ''فون کر کے سلیم سے پوچھیں کہ وہ کب یہاں پہنچ رہا ہے۔''

اقتباسیہ واوین (Inverted Commas) کا استعمال

① کسی شخص کا قول یا کلام واوین (''......'') کے اندر آتا ہے۔

② احادیث کے ترجمے میں صرف اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کا کلام واوین کے اندر دیا جائے۔

③ کسی کتاب سے کوئی اقتباس دیا جائے تو بھی واوین استعمال ہوتے ہیں۔

④ اگر کسی شخص کا بیان یا اقتباس کئی پیروں پر مشتمل ہو تو ہر پیرے کے شروع میں سیدھے واوین ('') آئیں گے مگر الٹے واوین ('') صرف آخری پیرے کے اختتام پر دیے جائیں گے۔

قوسین (بریکٹ/Brackets)

① کسی لفظ، ترکیب یا بات کی وضاحت یا معنی بیان کرنے کے لیے قوسین استعمال کرتے ہیں، مثلاً: حجرِ اسود (کالا پتھر)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

② قوسین میں ''یعنی'' کا مفہوم شامل ہوتا ہے، لہٰذا قوسین کے اندر لفظ ''یعنی'' کا استعمال مناسب نہیں۔

رابطہ یا کولن (Colon)

① کسی کی بات یا کلام شروع ہونے سے پہلے کولن (:) آتا ہے، مثلاً: اللہ نے فرمایا: ''اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔'' نیز ''درج ذیل'' یا ''مثلاً'' کے بعد (اوپر والی مثال) بھی کولن استعمال کرتے ہیں۔
② کولن ''کہ'' کا قائم مقام ہے، لہٰذا کولن لکھنے کی صورت میں ''کہ'' استعمال نہیں ہوتا۔

وقفہ یا ختمہ (فل سٹاپ/Full Stop)

① جہاں مفہوم کے لحاظ سے فقرہ مکمل ہو جائے، وہاں وقفہ (۔) آتا ہے، مثلاً: ''یہ شخص جو کئی روز سے یہاں آ رہا ہے، اس کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔''
② اگر فقرے کے آخر میں وضاحتی الفاظ قوسین میں ہوں تو فل سٹاپ (یا سوالیہ نشان) قوسین کے اندر آئے گا۔
③ اگر کسی کا کلام واوین کے ساتھ آیا ہو تو قوسین کی صورت میں واوین آخری قوس کے بعد بند ہوں گے، مثلاً: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ رات سلامتی ہے (اور) طلوع فجر تک (رہتی ہے۔)''
④ بعض اوقات ''لیکن'' ''مگر'' یا ''اور'' سے نیا جملہ شروع ہوتا ہے اور ان سے پہلے وقفہ آتا ہے۔

الف مقصورہ

① بعض عربی الفاظ کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے مگر وہاں بجائے الف لکھنے کے ''ی''

www.kitabosunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یا ''واوٗ'' لکھی جاتی ہے اور اس پر کھڑا زبر دیا جاتا ہے، جیسے: أدنیٰ ، أعلیٰ ، ربوٰ ، صلوٰۃ ، زکوٰۃ۔ مگر اس قبیل کے اکثر الفاظ اردو میں اب پورے الف سے رائج ہیں، جیسے: رِبا (سُود)، مدّعا، زکاۃ، صلاۃ، ادنا، اعلا، تمنا، مدعا، مولا اور معرّا وغیرہ۔

② مذکورہ بالا صورت (یائے معروف) میں کھڑا زبر یائے معروف ''ی'' پر آتا ہے، مثلاً: عقبیٰ، اُولیٰ، موسیٰ۔۔ ایسے لفظوں کو یائے مجہول سے (عقبےٰ، اُولےٰ) نہیں لکھنا چاہیے۔

③ ان الفاظ کو الف مقصورہ سے لکھا جائے: دعویٰ، فتویٰ، اَولیٰ، مقفیٰ، عقبیٰ، شوریٰ، تقویٰ، مجتبیٰ، موسیٰ، عیسیٰ، تعالیٰ، یدطولیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ وغیرہ۔

تنبیہ: خیال رہے کہ ''استعفا'' لکھنا صحیح ہے، ''استعفیٰ'' غلط ہے، البتہ ''استعفا'' سے اسم فاعل ''مستعفی'' (استعفا دینے والا) درست ہے۔

④ بعض عربی الفاظ کے درمیانی حرف پر چھوٹا الف (کھڑا زبر) آتا ہے، جیسے: اسمٰعیل، رحمٰن وغیرہ۔ بہتر ہے ایسے الفاظ پورے الف سے لکھے جائیں۔ اس طرح کمپوزنگ میں بھی آسانی ہوگی، مثلاً: ابراہیم، اسماعیل، رحمان، اسحاق، یاسین، مولانا (نہ کہ مولٰنا) وغیرہ۔ اسی طرح اردو میں اللہ کے صفاتی نام ''مولیٰ'' کو ''مولا'' لکھنا چاہیے، البتہ ''مولیٰ'' (بمعنی آقا، غلام یا منسوب بہ قوم کے معنی میں اولیٰ) لکھنا راجح ہے۔

مرکب اضافی میں کسرہ (زیر) یا ہمزہ

❁ فارسی مرکب اضافی اور مرکب توصیفی میں مضاف اور موصوف کا آخری حرف عموماً مکسور ہوگا، مثلاً: نمازِ فجر، لبِ دریا، آبِ شیریں، گنبدِ نیلوفری۔ یہاں ''نماز'' اور ''لب'' مضاف ہیں اور ''آب'' اور ''گنبد'' موصوف۔

❁ مضاف یا موصوف کے آخر میں ہائے ملوظی ہو تو ''ہ'' مکسور ہوگی، جیسے: راہِ عمل، راہِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راست، گناہِ بے لذّت، توہِ کامل، شاہِ عرب و عجم۔ اقبال کا ایک مصرع ہے "رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں"۔

❁ مضاف یا موصوف کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس پر ہمزہ آئے گا، مثلاً: تہیۂ جنگ، ارادۂ قتل، سورۂ بنی اسرائیل (اردو عبارت میں سورۃ کے بجائے "سورہ" یا "سورت" لکھا جائے)۔

❁ جن لفظوں کے آخر میں یائے ساکن آتی ہے، اضافت کی صورت میں اس "ی" کے نیچے زیر لائیں (نہ کہ ہمزہ) مثلاً:

راجح	مرجوح
مرضیِ خدا	مرضئ خدا
آزادیِ وطن	آزادئ وطن

راجح	مرجوح
رعنائیِ خیال	رعنائئ خیال
غلامیِ رسول	غلامئ رسول

ایسے مقامات پر ہمزہ لکھنا، مرزا غالب کے الفاظ میں "عقل کو گالی دینا ہے"

❁ حرفِ تشبیہ "طرح" سے پہلے حرفِ اضافت "کی" یا "ری" (میری، ہماری، تیری، تمھاری) لاتے ہیں، مثلاً: "دودھ کی طرح سفید"، "میری طرح" لیکن "مانند" سے پہلے "کے" یا "کی" اور "رے" یا "ری" دونوں آ سکتے ہیں، جیسے: "اس کے مانند"، "فردوس کی مانند"۔ اسی طرح "تمھاری مانند" یا "تمھارے مانند" لکھنا درست ہے۔

اعداد (Numbers) اور عددی مرکّبات

❁ مرکب عددی کی صورت میں بعض معدود ظرفِ زماں [سیکنڈ، منٹ، دن، سال] جمع ہوں تو بھی واحد شکل میں استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: چار سال، سات دن...... تاہم گھنٹہ، ہفتہ، مہینہ اور صدی واحد اور جمع دونوں حالتوں میں آ سکتے ہیں، مثلاً: ایک مہینہ، تین مہینے، دو گھنٹے، چھ ہفتے، ایک صدی، چودہ صدیاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ معدودات ظرف زمانی کی جمع ''وں'' کے ساتھ اس طرح آتی ہے: مہینوں (کئی مہینے)، گھنٹوں (کئی گھنٹے)، ہفتوں (کئی ہفتے)، برسوں یا سالوں (کئی سال) مثلاً: گھنٹوں مینہ برستا رہا۔

تذکیر و تانیث (Genders)

① عربی کے سہ حرفی الفاظ جن کے آخر میں الف ہو، مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: حیا، دوا، دعا، جفا، سخا، عطا، ثنا، دغا (اس نے مجھے دغا دی۔)

② فارسی کے حاصل مصدر جن کے آخر میں ''ش'' ہو، مؤنث ہیں، مثلاً: بخشش، کوشش، زیبائش کاوش، آرائش، آلائش اور آسائش۔

③ تمام دنوں کے نام مذکر ہیں مگر ''جمعرات'' مؤنث ہے۔

④ تمام شہروں کے نام مذکر ہیں مگر دہلی کو جب دلّی بولا جائے تو وہ مؤنث ہے ۔

سوادِ رومتہ الکبریٰ میں دلّی یاد آتی ہے
(اقبال)

⑤ تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں مگر ''قلعی'' اور ''چاندی'' مؤنث ہیں۔

⑥ تمام دریاؤں، پہاڑوں اور سمندروں کے نام مذکر ہیں مگر ''گنگا'' اور ''جمنا'' مؤنث ہیں، مثلاً بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا۔

⑦ تمام سیاروں اور اجرام فلکی کے نام مذکر ہیں مگر ''زمین'' مؤنث ہے۔

⑧ عام استعمال ہونے والے درج ذیل الفاظ مذکر ہیں:

مزاج، ہوش، عیش، جہنم، دوزخ، مرض، قبض، قلم، کلام، انتظار، مرہم، میل، مَیل کُچیل، غار، تار، ٹکٹ، دہی، جھاگ، گندم، گیہوں، گوند، ماضی، رتھ (کئی گھوڑوں والی گاڑی)، چرچا، کھوج، انجیر، خلعت، بوریا، روگ، لالچ، حلف، پٹ سن، عوام (مسٹر بھٹو اور بے نظیر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریروں نے ''پبلک'' کے معنی میں اچھے خاصے مذکر'' عوام'' کو واحد مؤنث بنادیا جو غلط ہے)، غور، اخبار، درد۔

⑨ درج ذیل الفاظ مؤنث ہیں:

محراب، جھاڑو، بکواس، ترازو، میز، گھاس، ناک، گیند، بارود، سائیکل، معراج، ڈکار، پتنگ، جامن، سرسوں، پیاز، جنت، طمع، شطرنج، بیاض، فصد، آغوش اور آبشار۔

⑩ درج ذیل الفاظ مذکر و مونث دونوں طرح بولے جاتے ہیں:

بلبل، بٹیر، پرہیز، سانس، نقاب، موٹر، املا، فاتحہ، طرز، متاع، گزند، مالا، بہشت، کیچڑ، لُغت، لُغات، اتباع، مضراب، ذیل (بمعنی ''گروہ'')، تال (بمعنی ''سُر'')، مَیل

ذو معنی الفاظ کی ''تذکیر و تانیث''

درج ذیل الفاظ ایک معنی میں مذکر اور دوسرے میں مؤنث ہیں:

لفظ	مذکر معنی	مؤنث معنی	لفظ	مذکر معنی	مؤنث معنی
آب	پانی	چمک	بیت	گھر	شعر
بار	بوجھ	دفعہ	تکرار	باربار	جھگڑا
شیشہ			چاہ	کنواں	محبت
شام	سُوریا (ملک کا نام)	وقتِ غروب	صَرف	خرچ	امر (صرف ونحو) کا ایک حصہ
ضمیر	دل	اسم ضمیر	عرض ①	چوڑائی	گزارش
فکر	خیال	پریشانی یا تشویش	کان	عضوِ سماعت	دھات نکلنے کی جگہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کل	آئندہ یا گزشتہ دن	پُرزہ چین (آرام)
لگن	برتن	شوق، دُھن
مغرب	پچّھم (سمت)	مغرب کی نماز

گُزر	گُزرنے کا عمل	گزر بسر گزارا
مِہر	سورج	محبت
ہار	پھولوں کی لڑی	شکست

⑩ عرض بمعنی ''چوڑائی'' اور ''(شعر) عرض کیا ہے'' بمعنی ''شعر پیش کرتا ہوں'' دونوں صورتوں میں عرض مذکر ہے جبکہ ''میں نے عرض کی'' میں ''عرض'' مؤنث ہے۔

⑪ تمام مہینوں کے نام مذکر آتے ہیں، مثلاً: محرّم، اگست، ساون۔

⑫ مذکر اور مؤنث اسماء مرکب عطفی میں مل کر آئیں تو فعل کا صیغہ جمع مذکر لانا فصیح ہے، مثلاً: مرد اور عورتیں آئے۔

مرکّب الفاظ کی ساخت

❁ مرکبات، کے لفظوں کو باہم جوڑنے کے بجائے الگ الگ لکھنا چاہیے، مثلاً:

ان کو	آپ کے	کے لیے	جائے گا
جس قدر	ضرورت مند	آج کل	قلم کار
	بے شک	بے خوف	ہم قدم

البتہ ''بعض مرکبات'' کو جوڑ کر لکھنا بہتر ہے۔ مثلاً: خوبصورت، گرانقدر

❁ کثیر الہجاء انگریزی الفاظ کو الگ الگ لکھنا ہی مناسب ہے۔ اس طرح انھیں پڑھنا نسبتاً آسان ہوگا، مثلاً:

کاپی رائٹ	پبلی کیشنز	انڈی پینڈنٹ	ٹیلی گراف
ٹیلی وژن	ٹیلی فون	انسٹی ٹیوٹ	ایجی ٹیشن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ بعض الفاظ کو غیر ضروری طور پر کئی کئی ٹکڑوں میں بانٹنا درست نہیں، وہ معروف شکل ہی میں لکھے جائیں گے، جیسے:

یونیورسٹی   کانفرنس   پارلیمنٹ   سیمینار   میونسپلٹی

سائنٹیفک (اس کی جگہ اردو لفظ ''سائنسی'' فصیح ہے)   انسائیکلوپیڈیا

درست الفاظ وتراکیب اور ان کا محلِ استعمال

❁ ذیل میں بعض غلط الفاظ اور تراکیب کے درست محلِ استعمال کی وضاحت کی جاتی ہے۔ (ان میں سے بیشتر عربی سے ترجمہ شدہ ایک مسودے کے اندر دیکھنے میں آئے):

غلط	درست
ساری عوام کہتی ہے۔	سارے عوام کہتے ہیں (لفظ ''عوام'' مذکر ہے۔)
اژدھا (ا+ژ+دھ+ا) بروزن ''اندھا''	اژدہا (ا+ژ+د+ہ+ا) بروزن ''دسترِا'' (نارنگی)
نہ ہم اس کا خلاف کریں۔	نہ ہم اس کے خلاف کریں......یا...... نہ ہم اس کی خلاف ورزی کریں۔
تو نے جو حکم دینا ہے۔	تجھے جو حکم دینا ہے (مصدر ''دینا'' کے ساتھ ضمیر کی مفعولی حالت ''نے'' کے بغیر آئے گی۔)
موت نے تمھیں آدبوچنا ہے۔	موت کو تمھیں آدبوچنا ہے / موت تمھیں آدبوچے گی۔
بھنویں (بمعنی ''ابرو'')	بھویں [یہ ''بھوں'' (ابرو) کی جمع ہے۔]
''یارب! ہم پر صبر و استقامت کے دھانے کھول دے۔''	''......دہانے کھول دے۔'' (واحد ''دہانہ'' ہے نہ کہ ''دھانہ'')
کئی صورتیں دکھائیں گئیں۔	کئی صورتیں دکھائی گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ معجزہ ایک دوٹوک دلیل تھی۔	یہ معجزہ ایک دو ٹوک دلیل تھا (مبتدا ''معجزہ'' مذکر ہے۔ اس کے مطابق فعل ناقص ''تھا'' استعمال ہوگا)
دنیا کی عیش	دنیا کا عیش (''بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے''...... غالب)
اس نقطے کو سمجھ لیجیے۔	اس نکتے کو سمجھ لیجیے...... یا...... یہ نکتہ سمجھ لیجیے۔ ①
جتنا اس کا مقدر کیا جاچکا ہے۔	① جتنا اس کے لیے مقدر کیا جاچکا ہے۔ ② جتنا اس کا مقدر ہے۔
احسانات ذکر فرمائے	احسانات کا ذکر فرمایا/ ذکر کیا۔
اٹھکیلیاں کرنا	اٹکھیلیاں کرنا (واحد اٹکھیلی = اٹ + کھیلی) (''تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں'' ...... انشاء اللہ خاں انشا)
انہیں کہا گیا۔	ان سے کہا گیا (مصدر ''کہنا'' اور ''سننا'' سے پہلے حرف ''سے'' لازم ہے۔)
تجھ سے سبقت لے گیا۔	تجھ پر سبقت لے گیا۔
آیتوں سے انکار کرتے تھے۔	آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ ②
شرم وحیا کو ذکر کرکے	شرم وحیا کا ذکر کرکے ①
دُکانات/دوکانات	دُکان کی جمع دُکانیں ہے جبکہ ''دوکان'' اور ''دوکانیں'' غیر فصیح الفاظ ہیں۔

① ''نکتہ'' کے معنی ہیں باریک یا اہم بات، جیسے: قائداعظم کے چودہ نکات۔ علاوہ ازیں زاویۂ نگاہ کے معنی میں نقطۂ نظر (point of view) درست ہے۔

② کسی کام ''سے انکار''............ اور............ کسی حقیقت ''کا انکار'' کیا جاتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عجز وانکساری رعاجزی وانکساری	عجز وانکسار/ عاجزی وانکسار (عربی اسم مصدر کے ساتھ "ی" کا بڑھانا خلافِ قاعدہ ہے)
رسّیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپ نظر آنے لگے۔	رسّیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپ نظر آنے لگیں۔ (مبتدا اور فعل میں مطابقت ہونی چاہیے۔ یہاں مبتدا "رسیاں اور لاٹھیاں" ہیں)
معرکۃ الآرا	معرکہ آرا (جیسے: بزم آرا، گلشن آرا) ("تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں"......اقبال)
اپنی کرتوتوں کے باعث	اپنے کرتوتوں کے باعث ("کرتوت" مذکر ہے۔)
کوئی شقی اور سعید تھا۔	کوئی شقی اور کوئی سعید تھا۔
بازارِ مصر لے آئے۔	بازارِ مصر لے گئے (یہاں مصر کی دُوری "لے جانا" کا تقاضا کرتی ہے۔)
اِقدام اٹھانا، اقدامات اٹھانا	اِقدام کرنا، اِقدامات کرنا......یا......قدم اٹھانا
بے نیل ومرام	بے نیلِ مرام (مقصد حاصل کیے بغیر)
بحر کیف، بحر حال	بہر کیف، بہر حال
غیض وغضب [غیض = پانی کا زمین میں جذب ہونا]	غیظ وغضب [غیظ = غصہ]
وعدے پر پاسداری	① وعدے کی پاسداری ② وعدے پر قائم رہنا

① کسی چیز "کا ذکر" کیا جاتا ہے......اور......کسی چیز "کو بیان" کیا جاتا ہے۔ "ذکر" سے پہلے "کو" کا استعمال درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع سے ہی	شروع ہی سے (حرفِ تاکید ''ہی'' حرفِ جار سے پہلے آتا ہے۔)
روئیداد	رُوداد (جیسے ''رُودادِ سفر'' یا ''رُودادِ چمن'')
کفار کی تمسخر بازی	''کفار کا تمسخر'' یا ''کفار کی مسخری''
حدوداللہ کی پاسداری رکھنے کا بیان	حدوداللہ کی پاسداری کا بیان [پاسداری یعنی پاس (لحاظ) رکھنا]
انشاءاللہ (''انشاء'' کے معنی ہیں ''لکھنا'')	ان شاءاللہ (ان شاء = اگر وہ چاہے)
جادو اور حسد وغیرہ جیسی برائیاں	جادو اور حسد جیسی برائیاں
کنوئیں، دُھوئیں	کنویں، دُھویں
حامی بھرنا	ہامی بھرنا [''ہامی'' مشتق ہے ''ہاں'' سے، اور ''حامی'' کے معنی ہیں ''حمایت کرنے والا'' جیسے ''میں آپ کا حامی ہوں۔'']
ڈھلوان کا سفر شروع ہو چکا تھا۔	ڈھلان کا سفر شروع ہو چکا تھا (''ڈھلان'' اسم ہے اور ''ڈھلوان'' صفت ہے۔)[1]
محنت کرنا پڑتی ہے۔	محنت کرنی پڑتی ہے۔
کافی مشکل لگا۔	خاصا مشکل لگا [''کافی'' کے معنی ہیں ''جو کفایت کرے'' جبکہ ''خاصا'' کے معنی ''بہت'' کے ہیں۔]
التفات نہیں کیا۔	التفات نہیں کی۔ (التفات مؤنث ہے)

[1] ''ڈھال'' اور ''ڈھلان'' اسم مذکر و مونث ہیں جو ''ناہموار سطح'' یا ''اُتار'' کے معنی دیتے ہیں۔ ان سے اسمائے صفت ڈھال دار، ڈھالو، ڈھلوان (ڈھلواں)، ڈھلان دار، ڈھلاؤ، ڈھلوا، ڈھلائی اور ڈھلوائی مستعمل ہیں، مثلاً: ڈھال دار یا ڈھلوان کھیت، ڈھالو یا ڈھلوانی راستہ، ڈھلائی یا ڈھلوائی سفر۔ آگے ڈھلان تھی [یہاں ''ڈھلان'' اسم ہے۔] آگے زمین ڈھلوان تھی [اس میں ''ڈھلوان'' صفت ہے۔]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہوسکے	''ممکن ہو''......یا......''ہو سکے''
مشابہہ، تنبیہہ، توجیہہ	مشابہ، تنبیہ، توجیہ (دوسری ''ہ'' زائد ہے۔)
موئن جودڑو (مُردوں کا ٹیلہ) کے کھنڈرات	موئن جودڑو کے کھنڈر (لفظ ''کھنڈر'' اور جمع بھی)

① ''موئن جودڑو'' کو موہن جوداڑو لکھنا غلط ہے۔

اہم نکات

① حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام عربی میں ''ہاجر'' ہے مگر اُردو میں ''ہاجرہ'' لکھا جائے، یہی فصیح ہے۔

② گزر، گزرنا، گزارنا، گزارا، گزران، گزارش، سرگذشت، گذشتہ، فروگذاشت (کوتاہی) وغیرہ کو ''زا'' یا ''ذال'' دونوں سے لکھنا درست ہے، تاہم فارسی مصدر ''گذشتن'' (گزرنا، پار کرنا) سے بننے والے الفاظ ''گذشتہ، سرگذشت، رفت گذشت'' اور گذاشتن (رکھنا، چھوڑنا) سے مرکب لفظ ''فروگذاشت'' کو ذال سے لکھنا بہتر ہے۔ (یاد رہے ''گزارنا'' اور ''گزرنا'' اردو کے مصادر ہیں، فارسی کے نہیں۔ اور ''گزر'' نیز گزر بسر کے معنی میں ''گزارا'' بھی اردو کے الفاظ ہیں۔)

③ ادا کرنے، پیش کرنے اور شرح کرنے کے معانی میں فارسی مصدر ''گزاردن'' کے مشتقات ترجیحاً ''ز'' سے لکھے جائیں، جیسے: نماز گزار، تہجد گزار، خدمت گزار، شکر گزار، عرضی گزار، گزارش بمعنی ''عرض'' (اگر آخر الذکر کو ''گذارش'' لکھیں تو یہ ''گذاشتن'' سے مشتق ہوگا اور اس کے معنی ہوں گے ''رکھی یا چھوڑی ہوئی چیز'')۔

❁ فرہنگ فارسی عمید (تہران) سے ماخوذ بعض فارسی مصادر اور ان سے مشتق الفاظ کے معنی ذہن میں رکھنا مفید ہے:

❁ گذشتن (گزرنا، عبور کرنا وقت گزرنا، بخشنا، عطا کرنا)، گذشت (گزرا، گزر یا

www.kitabosunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گزرنے کا عمل، بخشش) گذر (گزرنا)، گذار، گذارہ (عبور، گزرنا، گذر گاہ)، گذشتہ (گزرا ہوا)، گذر گاہ (گزرنے کی جگہ، راستہ)

❁ گذاشتن یا گذاردن (رکھنا، ڈالنا): گذاشتہ یا گذاردہ (رکھا ہوا)، بنیان گذار (بنیاد رکھنے والا)، گذارندہ (رکھنے والا)، گزاشت (رکھا، رکھ چھوڑا)، فروگذاشتن (کوتاہی کرنا)

❁ گذراندن یا گذرانیدن (پار کرانا، کام انجام دینا)، گذاشتن (پار کرانا)، گذردادن (گزرنے کی اجازت دینا)

❁ گزاردن یا گزاریدن (فرض ادا کرنا، انجام دینا، بجالانا): گزارا یا گزارندہ (ادا کرنے، انجام دینے، بجالانے یا طرح ڈالنے والا)، گزارش یا گزارہ (بیان یا کسی خبر، کام یا معاملے کی شرح و تفصیل)، گزاردہ (بجا لایا ہوا، ادا کیا ہوا)، گزارش گر (گزارش کرنے والا، مؤرخ، خواب کی تعبیر بتانے والا)

④ ''قسم کھانا'' اور ''حلف اُٹھانا'' فصیح ہیں مگر ''قسم اُٹھانا'' بھی درست ہے۔

⑤ جن الفاظ کے آخر میں تنوین ہو، وہ ''الف'' کے ساتھ لکھے جائیں گے، مثلاً: اشارتاً، نتیجتاً اور فطرتاً وغیرہ۔

⑥ رَفَاہ (بہبود) سے مشتق لفظ ''رفاہی'' کو ''رفائی'' لکھنا سراسر غلط ہے [عربی میں ''رِفاع'' کے معنی ہیں ''کٹی فصل کی کھلیان میں منتقلی''، شاید اسی حوالے سے کویت کے ہاشم الرفائی کا خاندان مشہور ہے] ''رفاہ'' کی نسبت سے ''رفاہی ادارہ'' یا ''رفاہی کام'' لکھنا درست ہے۔ مزنگ، لاہور میں ''انجمن رفاہِ عام'' مشہور ہے۔ غزہ کی پٹی (فلسطین) کے شہر ''رفح'' کو ''رفاہ'' لکھنا غلط ہے، نیز مغربی افغانستان کے شہر ''فراہ'' کو ''فرح'' نہ لکھا جائے۔

⑦ ''مشکور'' کے معنی ہیں ''جس کا شکریہ ادا کیا جائے'' لہٰذا اسے ''شاکر'' یا ''شکر ادا کرنے والا'' کے معنی میں استعمال کرنا غلط ہے۔ ''مشکور'' کے بجائے ''شکر گزار'' یا ''ممنون'' لکھنا چاہیے، جیسے: ''میں اس عزت افزائی پر آپ کا ممنون ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ عربی میں ''رائے'' کی جمع ''آراء'' ہے لیکن فارسی لاحقہ ''آرا'' مصدر آراستن (سجانا) سے مشتق ہے، لہٰذا رزم آرا، بزم آرا، روشن آرا، جہاں آرا، چمن آرا جیسی ترکیبوں کے آخر میں ہمزہ بڑھانا غلط ہے۔ اسی طرح ''ایشیا'' (براعظم) کے آخر میں ہمزہ لانا بھی درست نہیں۔

⑨ حرج اور ہرج: اُردو میں یہ دونوں الفاظ مترادف اور مذکر ہیں اور نقصان، ضرر اور تضیعِ اوقات کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، البتہ اُن کے تلفظ میں فرق ہے۔ حَرَج (حَ رَ ج) اور ہَرْج (ہَ رْ ج)...... تاہم ہرج سے مرکب ''ہرج مرج'' ہے جو ہنگامہ یا گڑبڑ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے: اگر کوئی ہرج مرج ہو گیا تو......

⑩ ہر دارالحکومت کو ''دارالخلافہ'' لکھنا غلط ہے کیونکہ ''دارالخلافہ'' (مرکزِ خلافت) کی اصطلاح صرف خلافتِ راشدہ، خلافتِ بنواُمیہ، خلافتِ عباسیہ، فاطمی خلافت (مصر)، اُموی خلافت (اَندلس) اور خلافتِ عثمانیہ کے دارالحکومت کے لیے مستعمل ہے۔ یوں مختلف ادوار میں مدینہ منورہ، کوفہ، دمشق، ہاشمیہ، انبار، بغداد، سامراء (عراق)، مہدیہ (ساحلِ تیونس پر)، قرطبہ، قاہرہ اور قسطنطنیہ (استنبول) میں سے ہر ایک دارالخلافہ تھا۔ ان کے علاوہ کسی شہر کو دارالخلافہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ 1924ء میں عثمانی خلافت کے خاتمے کے بعد دنیا میں کوئی دارالخلافہ نہیں۔

⑪ درج ذیل الفاظ ہمیشہ زائے فارسی (ژ) سے لکھے جائیں:

ڈویژن، ژالہ باری، سبوتاژ، ژاژ خائی (بکواس)

⑫ آتش پرست پارسیوں (مجوسیوں) کی مذہبی کتاب ''ژند اَوِستا'' کو ''زند اَوِستا'' یا صرف ''اَوِستا'' بھی لکھا جاتا ہے۔

⑬ فلسطین کی تحریکِ آزادی کا درست نام ''انتفاضہ'' ہے نہ کہ انتفادہ، جو کہ اخبارات میں غلط طور پر رائج ہے۔ ''انتفاضہ'' کے معنی ہیں ''بغاوت''۔ اسی طرح اسامہ بن لادن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوب تنظیم ''القاعدہ'' ہے نہ کہ ''القائدہ''۔

⑭ ''خیر باد کہنا'' میں ''خیر باد'' کو ''خیر آباد'' بنا دینا غلط ہے جبکہ ''خیر آباد'' بھارت کا مشہور شہر ہے جہاں مولانا فضل حق خیر آبادی اور ریاض خیر آبادی (شاعر) رہتے تھے۔ اسی طرح حضرت زکریاء علیہ السلام کے حوالے سے معروف نام ''زکریاء'' ذال کے ساتھ نہیں بلکہ ''ز'' کے ساتھ درست ہے۔

⑮ ''زانوئے تلمذ تہ کرنا'' کے معنی ہیں: استاد کے سامنے زانو (گھٹنے) تہ کر کے مودب بیٹھنا یا شاگردی اختیار کرنا۔ اس محاورے میں ''تہ'' کی جگہ ''طے'' لکھ دینا بالکل غلط ہے۔ ''طے'' کا محل استعمال تو سفر، مسافت یا فاصلہ طے کرنا یا معاملات طے کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی، اردو اور انگریزی کے جغرافیائی مترادفات

بعض جغرافیائی ناموں کے استعمال میں احتیاط کی جائے کیونکہ ان کے عربی اور انگریزی مترادفات بہت مختلف ہیں:

انگریزی	اردو	عربی
Sea	بُحیرہ	بحر
Ocean	بحر	محيط
Lake	جھیل	بُحيره
Island	جزیرہ	جزيره
Mediterranean Sea	بُحیرۂ روم	البحر المتوسط [1]
Atlantic Ocean	بحر اوقیانوس	المحيط الاطلنطی
Pacific Ocean	بحر الکاہل	المحيط الهادی
Gulf, Bay	خلیج	خليج
Persian Gulf	خلیج فارس	الخليج العربی
Bay of Bengal	خلیج بنگال	الخليج البنغال
River	دریا [3]	نهر [2]، وادی
Valley	وادی	واد (الوادی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Strait	آبنائے (بحری پٹی جو دو سمندروں کو ملائے)	مضيق
Isthmus	خاکنائے (بری پٹی جو دو خشکیوں کو ملائے)	برزخ
Peninsula	جزیرہ نما	شبه جزيره
Arabian Peninsula	جزیرہ نمائے عرب	شبه الجزيرة العربيه
Archipelago	مجمع الجزائر	أرخبيل
Continent	برِّ اعظم	قاره
Subcontinent	برِّصغیر، برِّ عظیم	شبه قاره
Caucasus	کوہ قاف، قفقاز	جبال القفقاس
Caucasia	قفقاز (علاقہ)، کاکیشیا	قوقاز، قفقاسيه
Tropic of Cancer	خط سرطان	مدار السرطان
Equator	خط استوا	خط الاستواء
Tropic of Capricorn	خط جدی	مدارالجدى
Arctic Circle	دائرہ قطب شمالی	الدائرة القطبية الشمالية
Antarctic Circle	دائرہ قطب جنوبی	الدائرة القطبية انجنوبيه
Baltic Sea	بحیرۂ بالٹک	البحر البلطيق

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

Arctic Ocean	بحرِ منجمد شمالی	المحيط المتجمد الشمالی
Antarctic Ocean	بحرِ منجمد جنوبی	المحيط المتجمد الجنوبی
White Sea	بحیرۂ ابیض [4]	البحر الابيض
Black Sea	بحیرۂ اسود	البحر الاسود
Caspian Sea	بحیرۂ کیسپین، بحیرۂ قزوین، بحیرۂ خزر	بحر قزوين بحر الخزر
Cape of Good Hope	راس اُمید	رأس الرجاء الصالح
Oasis	نخلستان	واحه
Plateau	سطح مرتفع	هضبه ، النجد
Swamp,Marsh	دلدل	مُستنقع
Germany	جرمنی	المانيا
Austria	آسٹریا	النمسا
Hungary	ہنگری	المجر
Switzerland	سوئٹزرلینڈ	السويسره
Ethiopia, Abyssinia	حبشہ، ایتھوپیا	الحبشة ، أثيوبيا
Mesopotamia	الجزیرہ (میسو پوٹیمیا)	الجزيره (بلاد الرافدين)
Egypt	مصر	مصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Syria	شام	سُوريا
Ivory Coast	آئیوری کوسٹ	ساحل العاج
Morocco	مراکش	المغرب
England	انگلستان، انگلینڈ	انكلترا ، انجلترا
Sweden(Sveirge)	سویڈن	السُّوَيد
Norway(Norge)	ناروے	نروج
The Nile	دریائے نیل	نهر النيل ، بحر النيل
White Nile	دریائے نیل ابیض	النيل الابيض
Blue Nile	دریائے نیل ازرق	النيل الازرق
Tigris	دریائے دجلہ	دِجلة
Euphrates	دریائے فرات	الفرات
Aleppo	حلب (شام)	حلب
Palmyra	تدمر (شام)	تَدمُر
Tripoli	طرابلس (لبنان)	طَرابُلس (طرابلس الشام)
Tripoli	طرابلس (لیبیا) [5]	طَرابُلس (طرابلس الغرب)
Tyre	صُور (لبنان)	صُور
Sidon	صیدا، صیدون (لبنان)	صَيداء
Antioch	انطاکیہ (ترکی)	انطاكيه
Cairo	قاہرہ (مصر)	القاهره
Algeria	الجزائر (مُلک)	الجزائر (مُلك)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

Algiers	الجزیرہ(شہر)	الجزائر (مدينه)
Alexandria	اسکندریہ(مصر)	الاسكندريه
Sicily(Sicilia)	صقلیہ(اٹلی)	صِقلّيّه
Venice	وینس	البُنْدُقِيّه
Tangier	طنجہ(مراکش)	طنجه
China	چین	الصّين
Hebron	الخلیل، حبرون (فلسطین)	الخليل ، حبرون
Jerusalem	بیت المقدس، یروشلم	القدس
Jericho	اریحا(فلسطین)	أريحا
Luxor	الاقصر(مصر)	الاَقْصُر
Cordova, Cordoba	قرطبہ(اسپین)	قُرطبه
Toledo	طلیطلہ(اسپین)	طليطله
Sevilla,Seville	اشبیلیہ(اسپین)	إشبيليه
Granada	غرناطہ(اسپین)	غرناطه
Gibraltar	جبل الطارق	جبل طارق
Bethelem	بیت اللحم	بيت لحم
Amudorya,Oxus	جیحون، دریائے آمو	جيحون / أمودريا
Sirdarya,Jaxartes	سیحون، دریائے سیر	سيحون / سيردريا

① عربی میں بحیرۂ روم کو بحر الروم، البحر الابيض، بحرالشام، بحر الافرنج اور بحر المغرب بھی کہا گیا ہے جبکہ ترک اسے آق دنیز (فارسی میں "دریائے سفید") کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② عربی میں بڑے دریا کو بحر بھی کہتے ہیں، چنانچہ دریائے نیل کو عربی میں البحر النیل بھی کہا گیا ہے بلکہ بالائی نیل (نیل ابیض) کے دو بالائی دھارے بحر الغزال اور بحر الجبل کہلاتے ہیں۔

③ فارسی میں ''دریا'' کو ''رُود'' کہتے ہیں اور ''سمندر'' کو ''دریا'' کہا جاتا ہے، لہٰذا کسی فارسی تحریر یا کتاب کے حوالے سے لفظ ''دریا'' آئے تو اس کا مطلب ''سمندر'' ہوگا۔

④ بحیرۂ ابیض یا ''وائٹ سی'' (White Sea) یورپی روس کے شمال میں واقع ہے جو جدید عربی میں البحر الابیض کہلاتا ہے۔

⑤ لبنان کا ساحلی شہر طرابلس ماضی میں طرابلس الشام کہلاتا تھا کیونکہ اس وقت لبنان وسیع تر شام ہی کا ایک حصہ تھا جبکہ لیبیا یا المغرب (شمالی افریقہ) کے طرابلس کو طرابلس الغرب کہتے تھے۔

❁ نائیجر اور نائیجیریا براعظم افریقہ کے دو ہمسایہ ممالک ہیں۔ دونوں دریائے نائیجر (عربی میں نہر النیجر) سے منسوب ہیں۔ ملک نائیجر (عربی میں النیجر) شمال میں ہے جس کا دارالحکومت نیامی ہے۔ یہ لیبیا اور الجزائر کے جنوب میں واقع ایک خشکی بند ملک ہے۔ نائیجر کے جنوب میں نائیجیریا ہے جس کا دارالحکومت ابوجا ہے۔ نائیجیریا کے جنوب میں خلیج گنی کا سمندر ہے۔ نائیجر گزشتہ صدی میں فرانس کے زیرِ تسلّط رہا، اس لیے وہاں فرانسیسی سرکاری زبان ہے۔ اس کے برعکس نائیجیریا برطانیہ کی نوآبادی تھا، لہٰذا وہاں انگریزی کا سکہ چلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ زبان کے مزید نکات

① فارسی کے سابقوں اور لاحقوں (بہ، چہ، کہ) کو ملا کر لکھنا بہتر ہے، مثلاً:
بآسانی، بخدا، بخوبی، بوقت، بہر حال، بدستور، بدولت، باندازِ دگر، چنانچہ، بلکہ، کیونکہ، چونکہ، جبکہ، بشرطیکہ، غرضیکہ، وغیرہ۔

ملحوظہ: فارسی ''ب'' یا ''بہ'' اُردو میں فارسی اور عربی الفاظ کے ساتھ کبھی معیّت، کبھی قسم، کبھی صلہ و اتّصال اور کبھی ''صاحب'' اور ''والا'' کے معنی میں بالفتح آتا ہے لیکن جہاں ''والا'' کے معنی دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ ''با'' لکھتے ہیں، مثلاً با ایمان، با اثر، با اختیار، باضابطہ۔ ''ب'' کا مترادف ''بہ'' ہے، جیسے: کوچہ بہ کوچہ، صدا بہ صحرا۔ لیکن مابہ الامتیاز میں ''بِہٖ'' عربی کا لفظ ہے۔

② گول ''ۃ'' والے عربی کے متعدد الفاظ اردو میں لمبی ''ت'' سے رائج ہیں، جیسے: حیات، نجات، رحمت، محبت، ممات اور بابت۔ مناسب ہے کہ ایسے سب لفظ لمبی ''ت'' ہی سے لکھے جائیں۔

البتہ مسمات (مسماۃ)، صلوٰۃ (صلاۃ)، زکات (زکوٰۃ یا زکاۃ)، تورات (توراۃ) کو دونوں طرح لکھنا درست ہے، البتہ دارالسلام کی مطبوعات میں ''زکوٰۃ'' اور ''صلوٰۃ'' کا املا ''زکاۃ'' اور ''صلاۃ'' اختیار کیا گیا ہے، لہٰذا انھی کو استعمال کیا جائے۔

③ بعض مرکب الفاظ اس طرح لکھے جائیں گے:
نشأۃِ ثانیہ (لفظ نَشْأَۃ ہے، نَشَاۃ نہیں)، رحمت للعالمین یا رحمۃ للعالمین (رحمت کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بعد الف کا اضافہ غلط ہے)، رومۃ الکبریٰ وغیرہ۔

سوادِ رُومۃ الکبریٰ میں دلّی یاد آتی ہے
وہی عبرت، وہی عظمت، وہی شانِ دلآویزی

(اقبال)

④ فارسی مصدر پذیرفتن (قبول کرنا) سے پذیرائی، دل پذیر، اثر پذیر لکھنا صحیح ہے۔

⑤ فارسی مصادر گُزیدن (پسند کرنا، قبول کرنا) اور گزیدن (کاٹنا، ڈنک مارنا) سے بننے والے لفظ ''ز'' سے صحیح ہیں، مثلاً: ''گزیدن'' سے جاگزیں، خلوت گزیں، برگزیدہ اور مارگزیدہ کے الفاظ بنے ہیں جبکہ ''گزیدن'' سے مارگزیدہ (سانپ کا ڈسا ہوا) اور مردم گزیدہ (انسانوں کا ڈسا ہوا)۔

⑥ بعض الفاظ کے املا میں احتیاط ملحوظ رکھنا ضروری ہے، مثلاً:

غلط	صحیح
پرواہ	پروا
لاپرواہی	لاپروائی
سینکڑوں	سیکڑوں
اژدہام①	اژدحام
ناراضگی	ناراضی
ذخار	زخار (بحرِ زخّار)
واقعہ ہونا	واقع ہونا

غلط	صحیح
موقعہ	موقع
عقاید	عقائد
ادائیگی	ادائی
عش عش کرنا	اش اش کرنا
مصرعہ	مصرع
معہ / بمعہ	مع
برقعہ	برقع
بے پرواہ	بے پروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ''اژدہام''، ''سینکڑوں'' اور ''ادائیگی'' غلط العام ہو چکے ہیں، لہٰذا یہ بھی درست ہیں۔ غالب نے بھی ''اژدہام'' استعمال کیا ہے، البتہ ''ازدہام'' لکھنا درست نہیں۔

⑦ بعض الفاظ کے املا کا تعین (کہ ''الف'' سے لکھے جائیں یا ''ہا'' سے) ان کے معانی کے اعتبار سے ہوتا ہے، مثلاً:

- گلا (عضوِ بدن)، گلہ (شکایت) ❀ بیضا (سفید، روشن)، بیضہ (انڈہ)
- نالا (ندی، ازار بند)، نالہ (فریاد، واویلا)
- ذرہ (چھوٹا ٹکڑا)، ذرا (تھوڑا، قلیل) [ذرا سی دیر، ذرّہ بھر]
- لالہ (گل لالہ)، لالا (لقب)
- زَہراء (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب)، زُہرہ (ایک سیّارہ، Venice)، زَہرہ (پِتّا، دلیری، ہمّت)، اسی سے ''زَہرہ آب ہونا'' (حوصلہ ٹوٹ جانا) محاورہ ہے۔
- دانہ (بیج، دانۂ گندم)، دانا (عقل مند)
- پارا (سیماب، ایک چمکدار مائع دھات، Mercury)، پارہ (ٹکڑا، حصہ)، سی پارہ (تیس پارے، یعنی قرآن مجید)
- آسیا (چکی، براعظم ایشیا)، آسیہ (فرعون کی بیوی کا نام)
- خاصّہ (عربی): طبیعت، عادت، خاصیت،

خاصہ: وہ نفیس چیز جو بادشاہوں اور امراء و وزراء کے لائق ہو۔ شاہی دسترخوان کا کھانا، ایک قسم کا سفید کپڑا...... ان سب معنوں میں یہ فارسی لفظ ہے۔ خاصے کا گھوڑا (شاہی گھوڑا)

خاصا: زیادہ، جیسے: ''اچھا خاصا'' ...... ''وہ خاصا بوڑھا ہے۔''

⑧ بعض معروف انگریزی الفاظ کا املا اس طرح صحیح ہوگا:

بینک، بائبل، انجینئر، سینیئر، جونیئر

⑨ بعض انگریزی الفاظ، اب اردو کے الفاظ بن چکے ہیں۔ ان کی جمع انگریزی کے بجائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اردو قاعدے کے مطابق بنائی اور لکھی جائے گی:

غلط	درست
سکولز	سکول / سکولوں
کالجز	کالج / کالجوں
پروگرامز	پروگرام / پروگراموں
یونی ورسٹیز	یونیورسٹی / یونیورسٹیوں
چیلنجز	چیلنج / چیلنجوں

❁ خیال رہے کہ سکول، کالج، پروگرام، ہسپتال، چیلنج وغیرہ واحد ہیں مگر اردو میں جمع کے معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

⑩ دوہری کنیت (Surname)

❁ عربی کی دوہری کنیت کی صورت میں ''ابو'' کو ''ابی'' میں بدلنا ضروری نہیں، مثلاً: ''ابن ابوطلحہ'' لکھنا درست ہے، البتہ ''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ'' کا نام اسی طرح لکھا جائے۔

❁ ''بنی اسرائیل'' کے لفظ ''بنی'' کو ''بنو'' میں نہ بدلیں۔ اردو میں ''بنی اسرائیل'' راجح اور درست ہے۔

⑪ معنی......معانی

عربی لفظ ''معنی'' اردو میں ''ن'' کی زیر کے ساتھ فصیح ہے اور یہ اکثر بطور جمع استعمال ہوتا ہے، مثلاً: ''اس کے معنی یہ ہیں۔'' اسم جمع ''معانی'' یا ''معنوں'' کا استعمال بطور مثال یوں ہوگا: ''ان الفاظ کے معانی پر غور کیجیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ دوران میں ...... کے بارے میں

''دوران'' کے ساتھ ''میں'' لازم ہے، تاہم ترکیب میں ضروری نہیں، مثلاً دورانِ نماز۔
ان دنوں اخبارات میں ''کے بارے میں'' کے بجائے ''کے بارے'' یا صرف ''بارے''
لکھا جارہا ہے، وہ ہرگز درست نہیں۔

⑬ درمیان میں

فُصحاء کے نزدیک ''درمیان'' کے ساتھ ''میں'' لانا غیر فصیح ہے کیونکہ ''در'' کے معنی بھی
''میں'' ہیں، تاہم کثیر الاستعمال ہونے کے باعث جہاں اشد ضرورت محسوس ہو، وہاں
''درمیان میں'' لکھ سکتے ہیں، مثلاً: وہ درمیان میں بیٹھا ہے۔

⑭ ذریعے سے

یہ ''سے'' کے ساتھ ہی فصیح ہے، مثلاً ''اس نے عدالت کے ذریعے سے زمین کا قبضہ
لیا۔''

⑮ برسوں، مہینوں، ہفتوں، گھنٹوں

ان کے ساتھ ''تک'' کا استعمال فصیح نہیں، مثلاً: ''وہ برسوں تک یہاں مقیم رہا۔'' اس
کے بجائے یوں کہنا چاہیے: ''وہ برسوں یہاں مقیم رہا۔'' یہاں ''برسوں'' کے بجائے
''سالوں'' استعمال کرنا بھی فصیح نہیں کیونکہ ''سالا'' (برادرِ نسبتی) کی جمع بھی ''سالوں'' ہے۔

⑯ ''ہی'' کا استعمال

حرفِ حصر و تاکید ''ہی'' حرفِ جار سے پہلے آتا ہے نہ کہ بعد میں، مثلاً:
❁ وہ کمرے ہی میں تھا۔ (''میں ہی'' لکھنا غلط ہے۔)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- سلیم بچپن ہی سے خاموش طبع ہے۔ (''سے ہی'' درست نہیں۔)

⑰ ''بھی'' کا استعمال

''بھی'' حرف ربط و تاکید ہے۔ اس کا استعمال درج ذیل فقروں میں دیکھیے :

- تم بھی کھانا کھا لو۔ (بمعنی ''نیز'')
- تم اس وقت بھی کام کر رہے ہو! (بمعنی ''تک'')
- اسے جہاں بھی پاؤ، گرفتار کر لو۔ (اسم ظرف مکاں مطلق کے ساتھ)
- چناب کا پانی بھی گدلا ہے۔ (بمعنی ''نیز'')
- میں اسے بھی دیکھ لوں گا۔ (بمعنی ''نیز'')
- کوئی بھی قلم لے آؤ۔ (''بھی'' حرف تنکیر ''کوئی'' کے فوراً بعد آتا ہے)
- میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ (نفی قطعی کے ساتھ)
- کچھ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا۔ (اثبات اور نفی کے برابر امکان کے لیے)
- اب سو بھی جاؤ۔ (زجر و تاکید کے لیے)
- ''کبھی'' کے ساتھ ''بھی'' کا اضافہ بے جا ہے، مثلاً: میں ایسے کاموں میں کبھی تمھارا ساتھ نہیں دوں گا۔ یہاں ''کبھی بھی'' لکھنا غلط ہے۔

⑱ ''نہ'' اور ''نہیں'' کا استعمال

- حرف نفی ''نہ'' ماضی مطلق اور ماضی تمنائی میں آتا ہے اور شاعری میں فعل ماضی قریب و بعید اور فعل مستقبل میں بھی استعمال ہوتا ہے، مثلاً:

اس نے کچھ کھایا نہ پیا۔	[ماضی مطلق]
اس نے کچھ نہ کھایا پیا۔	[ماضی مطلق، نفی قطعی]
کاش! وہ دیر سے نہ آتا۔	[ماضی تمنائی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ے اُس حُسن کو رسوا نہ کیا ہے نہ کریں گے
ہم نے کبھی ایسا نہ کیا ہے نہ کریں گے

(حسرت موہانی)

ع یہاں تک آؤ گے اک روز صاحب ہم نہ کہتے تھے

ے ہم نہ کہتے تھے کہ حالی چُپ رہو
راست گوئی میں ہے رسوائی بہت

(الطاف حسین حالی)

ان اشعار میں ماضی قریب، مستقبل اور ماضی بعید کی مثالیں دی گئی ہیں۔

❁ ''نہ'' کے ساتھ ہی کا استعمال غلط ہے، مثلاً: نہ ہی وہ آیا نہ ہی کوئی پیغام بھیجا۔ یہ جملہ یوں درست ہوگا: وہ آیا نہ کوئی پیغام بھیجا۔

⑲ حرف نفی ''نہیں'' ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی شکیہ، فعل حال اور فعل مستقبل میں آتا ہے، مثلاً:

❁ وہ ابھی تک نہیں آیا (ہے)۔ [ماضی قریب]

❁ وہ کل نہیں آیا تھا۔ [ماضی بعید]

❁ ہم روزانہ سیر نہیں کیا کرتے تھے۔ [ماضی استمراری]

❁ عبداللہ نے کھانا نہیں کھایا ہوگا۔ [ماضی شکیہ]

❁ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ [حال]

❁ ہم کل نہیں آئیں گے۔ [مستقبل]

⑳ فعل حال اور ماضی قریب میں ''نہیں'' کے بعد افعال ناقصہ ''ہے، ہوں، ہیں'' کو حذف کر دینا فصیح ہے۔ (دیکھیے 19 کی پہلی اور پانچویں مثال)

㉑ ہَراس اور ہَراساں: یہ دونوں فارسی الفاظ ہیں۔ ''ہراس'' کے معنی ہیں ''ڈر'' یا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''مایوسی'' (مثلاً: ''خوف و ہراس پھیل گیا'') جبکہ ''ہراساں'' خوفزدہ اور مایوس کے معنی دیتا ہے۔ انھیں ''حاء'' کے ساتھ ''حراس'' اور ''حراساں'' لکھنا غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروف ریڈنگ کی رموز اور علامات

①	فاصلہ کم کرنے کے لیے	⊘
②	فاصلہ بڑھانے کے لیے	#
③	ایک پیرے کو دوسرے سے ملانے کے لیے	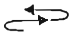
④	انڈینٹ (دائیں یا بائیں سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر لکھنے) کے لیے	⌉
⑤	عبارت ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے	※، △، ○، ✳
⑥	عبارت کو عربی (نسخ) یا اردو (نستعلیق) میں بدلنے کے لیے، مطلوبہ عبارت کے اوپر یہ علامت ڈالتے ہیں۔	ن
⑦	قرآنی متن کی نشاندہی کے لیے	﴿ ﴾
⑧	حذف کی علامت	......
⑨	پوائنٹ کم کرنے کے لیے	P.R
⑩	پوائنٹ بڑھانے کے لیے	P.L
⑪	ستارہ (سٹار) جو نشاندہی یا نمایاں کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔	☆
⑫	مین ہیڈنگ کے لیے مطلوبہ عبارت کو بکس لگائیں:	طہارت کے احکام ومسائل
⑬	سب ہیڈنگ کے لیے مطلوبہ عبارت کے نیچے خط لگائیں:	نماز کے احکام

❀ تصحیح اور پروف کی اغلاط خالی جگہ پر خوش خط لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ایک صفحے پر غلطیاں لگا کر چیک کر لیں، کہیں غلطیاں ہی غلط نہ لکھی گئی ہوں۔

❁ صفحے پر غلطیاں زیادہ ہوں اور خلط ملط ہونے کا خدشہ ہو تو لگائی گئی غلطیوں کے گرد دائرہ وغیرہ لگائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایات برائے ترجمہ

ترجمہ کرتے ہوئے حسب ذیل ہدایات ملحوظ رکھیں:

❁ قرآن کی آیات اور احادیث کی عبارات کا ترجمہ سلیس، بامحاورہ، الفاظ کے قریب تر اور سلف صالحین کے مفہوم کے عین مطابق ہو۔

❁ بہتر ہے کہ قرآن و حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے دارالسلام کے زیرِ اہتمام کیے گئے قرآنی ترجمے اور حدیث کی جن کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے، ان کو بنیاد بنایا جائے۔

❁ جب آپ ایک صفحے پر غلطیاں لگا لیں یا اسے ایڈٹ کر لیں تو اس صفحے کو ایک نظر پھر دیکھ کر اگلا صفحہ پڑھیں۔

❁ زیر نظر کتابچے کے مطابق ہی لکھیں اور پروف ریڈنگ کریں تاکہ یکسانیت برقرار رہے، مبادا بعد میں چلنے والا قلم پہلے سے لگی غلطیوں کا ''سر قلم'' کرتا رہے۔

❁ ترجمے کے دوران میں کسی اچھے لغت کا استعمال مفید رہتا ہے۔

❁ لفظی ترجمے سے حتی الامکان گریز کیا جائے، بالخصوص محاوروں کا ترجمہ کرتے وقت خاص احتیاط کی جائے اور الفاظ کے لغوی ترجمے کے بجائے ایک زبان کا مفہوم دوسری زبان میں منتقل کرنے کو ترجیح دی جائے، مثلاً:

⊙ عربی لفظ مجلس کے معنی ہر جگہ ''محفل'' کے نہیں ہوتے، یہ ''نشست'' کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

⊙ اسی طرح عربی میں ''تحقیق'' کے معنی عمل درآمد، حصول، تکمیل، تفتیش، شناخت اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رپورٹنگ کے بھی ہیں۔

⊙ تَحاسُد کے معنی ''ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرنا'' نہیں بلکہ ''ایک دوسرے سے حسد کرنا'' ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائیہ کلمات کے طغروں کے رموز

واحد مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مذکر/مؤنث	جمع مذکر	جمع مؤنث
علیہ السلام [1]ع/u	علیہا السلام [2]ع/[	علیہما السلام [3]ع/i	علیہم السلام [4]ع/o	علیہن السلام [5]ع/p
رضی اللہ عنہ [1]رض/t	رضی اللہ عنہا [2]رض/r	رضی اللہ عنہما [3]رض/w	رضی اللہ عنہم / رضی اللہ عنہم اجمعین [4]رض/].y	رضی اللہ عنہن [5]رض/g
رحمہ اللہ [1]ح/a	رحمہا اللہ [2]ح/A	رحمہما اللہ [3]ح/h	رحمہم اللہ [4]ح/s	رحمہن اللہ [5]ح/D
حفظہ اللہ [1]ف/d	حفظہا اللہ [2]ف/k	حفظہما اللہ [3]ف/f	حفظہم اللہ [4]ف/j	

صلی اللہ علیہ وسلم ص/e	علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ص/q

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک طرح کے لفظ، دو طرح کے مطلب

اُردو میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو دیکھنے میں ایک جیسے لگتے ہیں لیکن ان کا تلفظ اور مطلب مختلف ہوتا ہے۔ یہاں ہم ایسے ہی کچھ الفاظ کا ذکر کریں گے۔ حروف پہ لگے ہوئے اِعراب (زیر، زبر، پیش، جزم اور تشدید) کو غور سے دیکھیے تاکہ تلفظ کا فرق واضح ہو سکے۔

✻ اَتَم [الف پر زبر، ت پر بھی زبر]: یہ لفظ عربی سے آیا ہے اور اس کا مطلب ہے: پورا، مکمل، کامل، مثلاً: بدرجۂ اَتم۔ اسے اُتّم پڑھنا غلط ہے۔

o اُتّم [الف پر پیش، ت پر زبر اور تشدید]: یہ لفظ سنسکرت سے آیا ہے اور اس کا مطلب ہے: اُونچا، اعلیٰ، اچھا، جیسے: ''اُتّم سے اُتّم ملے اور نیچ سے نیچ۔''

✻ اَثنا [الف پر زبر، ث پر جزم]: عرصہ، وقفہ، دوران، مثلاً: ''دریں اثنا'' یا ''اسی اثنا میں۔''

o اِثنا عَشَر [الف کے نیچے زیر]: اس کے معنی ہیں بارہ (12)، مثلاً: وہ اِثنا عشری فرقے سے تعلق رکھتا ہے، یعنی اہلِ تشیّع کے بارہ اماموں کو مانتا ہے۔

✻ اِشفاق [الف کے نیچے زیر]: خوش خلقی، اچھا سلوک، مہربانی کا رویّہ۔

o اَشفاق [الف پر زبر]: شفقت کی جمع۔

✻ اِشکال [الف کے نیچے زیر]: مشکل، دشواری، پیچیدگی۔

o اَشکال [الف پر زبر]: شکل کی جمع، شکلیں، صورتیں۔

✻ اَعراب [الف پر زبر]: اَعرابی (بدوی عرب) کی جمع، عرب کے بدّو۔

o اِعراب [الف کے نیچے زیر]: حروف کے اوپر یا نیچے لگنے والے نشاناتِ تلفظ، جیسے: زیر،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیر، پیش وغیرہ۔

⚬ اَقدام [الف پر زبر]: قدم کی جمع۔

⚬ اِقدام [الف کے نیچے زیر]: قدم اُٹھانے کا عمل، آغازِ کار۔ ''اقدام کرنا'' کے معنی ہیں پیش قدمی کرنا''، ''آگے بڑھنا'' یا ''کوئی کام انجام دینا۔'' اس کی جمع ''اِقدامات'' اور فعل ''اِقدامات کرنا'' رائج ہیں۔

* اَمارَت [الف کے اوپر زبر]: امیری، دولت مندی۔

⚬ اِمارت [الف کے نیچے زیر]: ریاست، حکومت، سٹیٹ (State)۔ اس کی جمع اِمارات ہے، جیسے: متحدہ عرب اِمارات۔

* آ ذر [ذ کے ساتھ]: آگ، ایرانی شمسی سال کا نواں مہینہ، شمسی مہینے کا نواں دن۔ اسی سے آذر بائیجان (ملک)، آذرکدہ (آتش کدہ) اور آذر پرست (مجوسی) کی اصطلاحیں وجود میں آئیں۔

⚬ آ زَر [ز کے ساتھ]: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام۔

* پارْس [ر پر جزم]: ایران کا پرانا نام، فارس۔ مجوسیوں (آتش پرستوں) کو اسی لیے ''پارسی'' کہتے ہیں۔

⚬ پارَس [ر کے اوپر زبر]: ایک داستانی پتھر جس کے چھونے سے ہر چیز مبینہ طور پر سونا بن جاتی ہے۔

* ثَقَل [ث اور ق دونوں پر زبر]: بوجھ، سامان، قیمتی یا اہم چیز۔ جن وانس اسی لیے ثقلان یا ثقلین کہلاتے ہیں کہ ان پر عبادت اور جوابدہی کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

⚬ ثِقْل [ث کے نیچے زیر، ق پر جزم]: بوجھل ہونے کی کیفیت، بھاری پن، مثلاً ثِقلِ سماعت یا کششِ ثِقل۔

* جَدّی [ج پر زبر، د پر تشدید]: آبائی، مثلاً جدّی پشتی اَملاک۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

o جَدی [’ج‘ پر زبر لیکن دال پر تشدید نہیں]: خطِ استوا کے جنوب میں 23.5 (یا 5ء23) درجے عرض بلد جنوبی پر ایک فرضی خط جو آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ میں سے گزرتا ہے، نجوم کی اصطلاح میں ایک برج کا نام۔

o جُدی (’’ج‘‘ پر پیش): جُدا کی تانیث، علیحدہ۔

* جُرم [’ج‘ پر پیش، ’ر‘ پر جزم]: خطا، قصور۔

o جِرم [’ج‘ کے نیچے زیر، ’ر‘ پر جزم]: جسم، وجود۔ اردو میں صرف اس کی جمع ’’اَجرام‘‘ مستعمل ہے، مثلاً: اَجرامِ فلکی۔

* جَگ [’ج‘ پر زبر]: دنیا، عالم۔

o جُگ [’ج‘ پر پیش]: دَور، زمانہ، مثلاً جُگ جُگ جیو۔ اس کی پرانی سنسکرت شکل یُگ بھی مستعمل ہے، مثلاً: کل یُگ (ہندو عقیدے میں چوتھا اور آخری زمانہ جو فساد سے بھرا ہوگا) اور ست یُگ (پہلا زمانہ جو سچائی کا تھا) وغیرہ۔

* جُھرّی [’جھ‘ پر پیش، ’ر‘ پر تشدید]: شکن، سِلوٹ، مثلاً: جُھریوں سے بھرا چہرہ۔

o جَھری [جھ پر زبر]: جَھڑی یا جَھری (بادل کی)، آبشار، چشمہ، جھرنا۔

o جِھری [’جھ‘ کے نیچے زیر]: درز، دراڑ، مثلاً: دروازے کی جِھری۔

* چاق [ترکی]: درست، مضبوط، توانا۔ اس سے چاق چوبند (جس کے چاروں بند یعنی ہاتھ پاؤں درست ہوں) مستعمل ہے۔ ’’چاق چوبند‘‘ کو ’چاق و چوبند‘ یا ’’چاک و چوبند‘‘ لکھنا غلط ہے۔ ’’چاق‘‘ ترکی میں دراصل ’’چاغ‘‘ تھا جو تبدیل ہو کر ’’چاق‘‘ بن گیا۔

o چاک [فارسی]: پھٹا ہوا، چیرا ہوا، شگاف، مثلاً: چاکِ داماں، چاک کرنا (پھاڑنا)۔

o چاک [ہندی]: کمہار کا پہیہ نما اوزار، کنویں کا چاک جس پر بنیاد رکھتے ہیں۔

o چاک [انگریزی]: کھریا مٹی (کیلشیم سلفیٹ)، کھریا مٹی کی بتی جس سے تختہ سیاہ پر لکھتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

*چَنٹ ['چ' پر زبر، 'ن' پر جزم]: چالاک، تیز طرار، چالباز۔

o چُنّٹ ['چ' پر پیش، 'ن' پر تشدید]: کپڑے میں سلائی کے وقت ڈالی جانے والی فیشنی سِلوَٹ۔(اس کا تلفظ "چُنَّت" اور "چُنَت" بھی درست ہے)

*حُب ['ح' پر پیش]: پیار، لگاؤ، محبت۔

o حَبّ ['ح' پر زبر]: گولی، دانہ، مثلاً: حَبِّ قبض (قبض کی گولی)

*حَرّ ['ح' پر زبر]: گرمی، تپش (اسی لفظ سے "حرارت" مشتق ہے۔)

o حُرّ ['ح' پر پیش]: آزاد (Free)، (اسی سے لفظ حُرِّیّت بنا ہے۔)

*حُکم ['ح' پر پیش، 'ک' پر جزم]: امر، آرڈر (Order)، فرمان۔

o حَکَم ['ح' پر زبر، 'ک' پر بھی زبر]: ثالِث، مُنصِف۔ فاتحِ مکران حَکَم بن عَمرو ثغلبی

o حِکَم ['ح' کے نیچے زیر، 'ک' پر زبر]: حِکمت کی جمع۔ ابوجہل خود کو ابوالحکم (حکمتوں والا) کہتا تھا مگر نبی ﷺ نے اسے "ابوجہل" قرار دیا۔

*خَبَث ['خ' پر زبر، 'ب' پر بھی زبر]: زنگ، آلائش، گندگی، مَیل۔

o خُبث ['خ' پر پیش، 'ب' پر جزم]: کینہ، بدی، کھوٹ، مثلاً: خبثِ باطِن۔

*خَلَف ['خ' اور 'ل' کے اوپر زبر]: بیٹا، جانشین، خلف الرشید (نیک بیٹا)۔ اس کی جمع "اخلاف" ہے جو "اسلاف" کی ضد ہے۔

o خَلْف ['خ' اور پر زبر، 'ل' پر جزم]: پیچھے، عقب میں، فوج کا پچھلا حصّہ۔

*خِیام ['خ' کے نیچے زیر]: خیمہ کی جمع۔

o خَیّام ['خ' پر زبر، 'ی' پر تشدید]: خیمے بنانے والا۔ عمر خیّام (فارسی کا مشہور شاعر ماہرِ فلکیات) اور ریاضی دان)۔

*دَہاڑ ['د' پر زبر، 'ہ' پر زبر] یا دھاڑ [دھ + ا + ڑ]: شیر کی گرج، مثلاً: شیر دہاڑ رہا تھا۔ اسی سے محاورہ ہے "دہاڑیں (یا "دھاڑیں") مار مار کر رونا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

o دھاڑ [دھ+ا+ڑ]: جتھا، چوروں یا لٹیروں کا گروہ، بھیڑ، ڈاکا۔ دھاڑ پڑنا، مارنا (چوروں کے جتھے کا حملہ کرنا)

* دَھن (دھ پر زبر): دولت، جائیداد، نصیب، بندوق یا توپ کی آواز۔

o دُھن (دھ پر پیش): لَے، طرز، دھیان، شوق، عادت، خواہش، گھبراہٹ، تیز درد۔

* دَہَن (دال پر زبر، 'ہ' پر زبر): منہ [دہن بند (نقاب)، دہن دریدہ (منہ پھٹ، بے شرم)]

o دُہن (دال پر پیش، 'ہ' ساکن): تیل، ہلکی بارش جو زمین کو صرف نم کرے۔

* ذَبح ['ذ' پر زبر، 'ب' پر جزم]: حلال کرنا، قربان کرنا۔

o ذِبح ['ذ' کے نیچے زیر، 'ب' پر جزم]: قربان کیا ہوا جانور۔

* رَسَد ['ر' اور 'س' دونوں پر زبر]: اشیائے ضرورت کی دستیابی، سپلائی (Supply)۔

o رَصَد ['ر' اور 'ص' دونوں پر زبر]: دُوربین سے آسمان کا مشاہدہ کرنا [اسی لیے انگریزی لفظ Observatory (آبزرویٹری) کو اُردو میں رصدگاہ کہا جاتا ہے۔]

* سُدھارنا ['س' پر پیش]: "سُدھ" بمعنی درست سے مصدر، سنوارنا، درست کرنا، سجانا۔

o سِدھارنا ['س' کے نیچے زیر]: سیدھ (رُخ) کرنا، جانا، روانہ ہونا، راستہ پکڑنا۔

* صَدِیق ['ص' پر زبر، 'د' کے نیچے زیر]: دوست، رفیق، ساتھی۔

o صِدّیق ['ص' اور 'د' دونوں کے نیچے زیر اور 'د' مشدد]: نہایت سچا انسان، جیسے: ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ۔

* صَفَر ['ص' اور 'ف' دونوں پر زبر]: قمری سال (سنِ ہجری) کا دوسرا مہینہ۔

o صِفْر ['ص' کے نیچے زیر، 'ف' پر جزم]: حسابی عدد جس کی کوئی قیمت نہیں، زِیرو، بے قیمت۔

* ضَلال ['ض' پر زبر]: گمراہی، راستے سے بھٹک جانا۔

o زُلال ['ز' پر پیش]: نتھرا ہوا یا صاف پانی، مثلاً "آبِ زلال"

* عَیّار ['ع' پر زبر، 'ی' پر تشدید]: چالاک، بدمعاش، چالباز۔

o عِیار ['ع' کے نیچے زیر]: کسوٹی، معیار۔ کم عیار کا مطلب ہوگا غیر معیاری یا کھوٹا مال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ہو اگر کم عِیار میں ہوں اگر کم عِیار
موت ہے تیری برات، موت ہے میری برات
(اقبال)

٭ عَمْد [’ع‘ پر زبر، ’م‘ پر جزم]: ارادہ، نیّت، مثلاً: قتلِ عمد یعنی جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالنا۔ عمدًا (جان بوجھ کر)

○ عُمَد [’ع‘ پر پیش، ’م‘ پر زبر]: عُمدہ کی جمع، جس کے معنی ہیں: نفیس، ستون، سردار، رئیس (جیسے: عمدۃ الملک، ایک خطاب برائے نواب یا امیر)، فوجی کمانڈر، حاکم شہر۔ اُردو میں اس معنی میں ”عمائد“ استعمال ہوتا ہے جو کہ ”عمید“ کی جمع ہے، مثلاً: عمائدِ سیاست، عمائدِ حکومت وغیرہ۔ اس کی جمع الجمع ”عمائدین“ درست نہیں۔

٭ غَیض: پانی یا قیمت کا گھٹ جانا، نامکمل، ادھورا، کچا۔ عربی کا یہ لفظ اُردو میں استعمال نہیں ہوتا۔

○ غیظ: غصہ، قہر۔ اردو میں یہ غضب کے ساتھ مِل کر مرکب عطفی بناتا ہے: غیظ وغضب۔ نوٹ کیجیے کہ غیظ میں ظ استعمال ہوتی ہے نہ کہ ض، لہٰذا ”غیض وغضب“ لکھنا غلط ہے۔

٭ فَرّار [’ف‘ پر زبر، ’ر‘ پر تشدید]: تیز دوڑنے والا۔ پارہ (اس معنی میں فرّار کیمیا گروں کی اصطلاح ہے)

○ فِرار [’ف‘ کے نیچے زیر]: بھاگ جانا، چمپت ہو جانا، راہِ فرار اختیار کرنا۔

٭ قُوّت [’ق‘ پر پیش، ’و‘ پر زبر اور تشدید]: طاقت، زور، توانائی۔

○ قُوْت [’ق‘ پر پیش، سُوت اور بھُوت کے وزن پر]: غذا، خوراک۔ قُوتِ لایَمُوت سے مُراد ہے بس اتنی سی خوراک جو جسم اور جان کا رشتہ برقرار رکھ سکے۔

٭ کابُوس: حالتِ خواب میں دباؤ ڈالنے والی مہیب شکل سے ڈر کر آواز نکالنا۔ جکڑا۔

○ قابوس: نیکوکار اور خوش رنگ شخص۔ ایران کے علاقہ جرجان و طبرستان کا فرمانروا قابوس بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دشمگیر (369ھ تا 403ھ)

* کوڑی (واؤ مجہول کے ساتھ): گنتی کا پیمانہ جو 20 کے عدد کی نمایندگی کرتا ہے۔ ’دو کوڑی مالٹے‘ سے مراد ہے چالیس مالٹے۔ پانچ کوڑی کا سینکڑہ ہوتا ہے۔

o کَوڑی [’ک‘ پر زبر]: ایک طرح کا سمندری گھونگھا جو کھیلنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ماضی میں کوڑی سِکّے کے طور پر استعمال ہوتی تھی، چنانچہ ’’کوڑی کوڑی کو محتاج‘‘ انتہائی غریب اور مفلس شخص کو کہتے ہیں۔

* لیس (یائے مجہول کے ساتھ): چپک جانے والی چیز، چپچپا مادہ، مثلاً: آٹے کی لیس۔

o لیس (Lace): حاشیہ۔ دوپٹے، قمیص یا چادر کی پٹّی۔

o لَیس [’ل‘ پر زبر]: تیار، آراستہ، سجا بنا، مثلاً: کیل کانٹے سے لیس، اسلحے سے لیس۔

* لَیلَہ [’ل‘ پر زبر]: عربی کا لفظ ہے، مُراد ہے رات، مثلاً: لَیلَۂ مبارکہ، الف لَیلہ (کتاب جس کا پورا نام الفُ لَیلۃٍ ولَیلۃٌ یعنی ’’1001 راتیں‘‘ ہے۔

o لَیلیٰ [لَے+لا]: مجنوں (قیس عامری) کی محبوبہ کا نام۔

o لِیلا [’ل‘ کے نیچے زیر]: ہندی کا لفظ ہے، مُراد ہے جلوہ، تماشا، مثلاً: رام لِیلا۔

* ماندہ (فارسی) یا ماندا (ہندی): بیمار، نحیف، کمزور، ناتواں، مثلاً: ’’میں چند روز تک دربار میں حاضر نہ ہوں گا، ماندا ہوں‘‘ (طلسمِ ہوشربا)، نظر انداز کرنے کے قابل، تھکا ماندہ۔

o ماندہ [فارسی]: بچا ہوا، ٹھہرا ہوا۔ عموماً تراکیب میں جزوِ ثانی کے طور پر آتا ہے، مثلاً: باقی ماندہ، پس ماندہ یعنی ’’پیچھے رہ جانے والا۔‘‘

* مُثْبَت [’م‘ پر پیش، ’ث‘ پر جزم، ’ب پر زبر]: محکم، اقراری، موافق، منفی کی ضِد۔ اسے مَنفی کی طرح ’’مَثبت‘‘ پڑھنا غلط ہے۔

o مُثبِت [’ب‘ کے نیچے زیر]: یہ عربی کا اسمِ فاعل ہے، اُردو میں عموماً استعمال نہیں ہوتا۔ مُراد ہے ’’ثابت کرنے والا۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٭ مُصَنِّفہ [’م‘ پر پیش، ’ص‘ پر زبر، ’ن‘ کے نیچے زیر اور اوپر تشدید]: ’’مُصنِّف‘‘ کی مؤنث یعنی خاتون ادیب یا مؤلّفہ، مثلاً: اس کتاب کی مُصنِّفہ بانو قدسیہ ہیں۔

○ مُصَنَّفہ [’ن‘ پر تشدید اور زبر]: اسمِ مفعول ہے یعنی لکھی ہوئی یا تحریر کی گئی چیز، مثلاً: ’’تاریخِ لاہور‘‘ مُصَنَّفہ عبداللطیف یعنی عبداللطیف کی لکھی ہوئی تاریخِ لاہور۔

٭ مَکاتِب [’م‘ پر زبر، ’ت‘ کے نیچے زیر]: مکتب بر مکتبہ کی جمع، مثلاً: مکاتبِ فکر۔

○ مکاتیب [’’ت‘‘ اور ’’ب‘‘ کے درمیان ی کا اضافہ]: مکتوب کی جمع، خطوط، مثلاً: مکاتیبِ نبوی، مکاتیبِ اقبال، مکاتیبِ غالب۔

٭ مَلَکہ [’م‘ اور ’ل‘ کے اوپر زبر]: مہارت، مشاقی۔

○ مَلِکہ [’ل‘ کے نیچے زیر]: مَلِک (بادشاہ) کی بیگم، حکمران عورت۔

٭ مُتَرجِم (’’ت‘‘ پر زبر، ’’ج‘‘ کے نیچے زیر): ترجمہ کرنے والا (اسم فاعل)

○ مُتَرجَم (’’ج‘‘ پر زبر): جس کا ترجمہ کیا گیا ہو (اسم مفعول)

تنبیہ: مُترجِم یا مُترجَم کو مُترجّم (’’ج‘‘ مشدّد سے) پڑھنا غلط ہے۔

٭ نَظِیر: مثال، جیسے: ماضی میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بے مثال چیز کو بے نظیر بھی کہتے ہیں۔

○ نَذِیر: خبردار کرنے والا، تنبیہ کرنے والا۔

٭ نَفَس [’ن‘ اور ’ف‘ دونوں پر زبر]: سانس۔ اس کی جمع ہے اَنفاس۔

○ نَفس [’ف‘ پر جزم]: ذات، مَن، جی، دِل، روح، جان۔ اس کی جمع ہے نُفوس اور اَنْفُس۔

٭ نُقطہ [.]: نشان، بندی، جیومیٹری میں دو خطوط کے قطع ہونے کا مقام۔ جمع نِقاط۔

○ نُکتہ [جمع نِکات]: کوئی باریک بات یا لطیف پہلو جس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہو، نیز کسی بیان یا اعلان کی کوئی شق، مثلاً: نکتہ ور، نکتہ بین، نکتہ دان، قائدِ اعظم کے چودہ نِکات۔

٭ کارکُن [کن کے ’’ک‘‘ پر پیش]: کام کرنے والا ورکر۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

o کوہ کَن [کن کے ''ک'' پر زبر]: پہاڑ کھودنے والا۔فرہاد کا لقب جس نے مبیّنہ طور پر شیریں سے شادی کے لیے شاہِ فارس خسرو پرویز کا یہ چیلنج قبول کیا تھا کہ وہ کوہِ بےستون سے دودھ کی نہر کھودلائے تو شیریں اسے مل جائے گی۔

تنبیہ: ٭ ملتے جُلتے الفاظ میں سب سے عام غلطی ان مرکبات میں نظر آتی ہے جو ''کن'' پہ ختم ہوتے ہیں چنانچہ یہ نکتہ ذرا وضاحت سے بیان کیا جارہا ہے۔فارسی میں ایک مصدر ہے 'کردن' جس کا مطلب ہے 'کرنا'۔ دوسرا مصدر ہے کَندن ['ک' پر زبر] جس کا مطلب ہے کھودنا یا گودنا۔ پہلے مصدر ''کردن'' سے ہمیں 'کُن' حاصل ہوتا ہے جس کا تعلق کچھ کرنے سے ہوتا ہے، مثلاً: کارکُن (کام کرنے والا)، پریشان کُن (پریشان کرنے والا) اور حیران کُن (حیران کرنے والا)۔ ان مرکبات میں ''کُن'' استعمال ہوا ہے جس کے ''ک'' پر پیش ہے۔

اب دوسرے مصدر ''کَندن'' کی طرف آیئے جس سے ہمیں 'کَن' [''ک'' پر زبر] کا لفظ ملتا ہے اور اس کا تعلق کھودنے سے ہے، چنانچہ کان کَن (کان کھودنے والا)، کان کَنی (کان کھودنا)، جان کَنی (جان نکالنا) اور بیخ کَنی (جڑ کھودنا یعنی کسی بُرائی کا خاتمہ کرنا) وغیرہ لکھتے اور بولتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ''ک'' کے اوپر زبر ہے، پیش نہیں۔ موازنے کے لیے ایک بار پھر دیکھیے کہ کام کرنے والے کو کہتے ہیں کارکُن [''ک'' کے اوپر پیش] لیکن کان کھودنے والے کو کہیں گے کان کَن [''ک'' کے اوپر زبر]، اسی طرح پہاڑ کھودنے والا کہلائے گا ''کوہ کَن''۔

٭ خود کُشی، نقشہ کَشی: فارسی مصدر کُشتن (مارنا، قتل کرنا) سے خودکُشی، خودکُش، کُشتہ (مارا ہوا، دھاتی دوا) اور ''کُشتوں کے پشتے لگ جانا'' وغیرہ رائج ہیں جبکہ کَشیدن (کھینچنا، اٹھانا) مصدر سے کشیدہ، کشیدگی اور منّت کَش (احسان مند)، محنت کَش، خط کَش، نقشہ کَشی، فاقہ کَشی، خط کَشیدہ اور کشیدہ کاری جیسی ترکیبیں ماخوذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان وروزمرہ

(مولانا ماہر القادری مرحوم)

دنیا میں جتنے بڑے ادیب اور عظیم شعراء گزرے ہیں وہ سب کے سب زبان وروزمرہ پر پوری طرح قدرت رکھتے تھے، برمحل الفاظ برتنے کا سلیقہ انھیں آتا تھا اورزبان کی نزاکتوں پران کی نظرتھی۔ خیال کا درجہ زبان واظہار کے بعد کا ہے! بلند سے بلند خیال کو اگر مناسب وموزوں پیرایۂ بیان نہ ملے تو اس خیال کی بلندی اور رعنائی غارت ہو جاتی ہے! نظم ہو یا نثر، زبان کی صحت ہر حال میں ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔

زبان وروزمرہ کی تحقیق کا فن بڑا ہی دلچسپ اورمفید وکار آمد ہے۔ اس شوق اورفن پر "لفظوں کی پرستش" کی پھبتی لکھے پڑھے آدمیوں کو زیب نہیں دیتی۔ ویسے جس کے ہاتھ میں بھی قلم ہے، وہ جس پر بھی جیسی چاہے طنز وتعریض کرسکتا ہے۔ بے شک زبان جامد نہیں ہے۔ یہ پھیلتی اور ترقی کرتی رہتی ہے مگر اس کی حرکت ونمو کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اناڑی اور کم سواد لوگ زبان میں تصرف کرنے لگیں۔ فقہ کی طرح زبان میں بھی اجتہاد کے کچھ شرائط ہیں اور ہر ادیب وشاعر مجتہد نہیں ہوتا۔ ہر زبان کا اجتہاد زبان کے مزاج سے ہم آہنگ ہوتا ہے اور ہونا چاہیے۔

کوئی زبان دان اور لغت نگار اپنی تحقیق کے حرف آخر ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ مطالعہ اور تحقیق کے بعد ہر صاحب تحقیق کو اپنی بے خبری کا احساس ہوتا ہے کہ فلاں سامنے کی بات کا ابھی تک علم ہی نہیں تھا۔ اس سلسلہ میں زبان و الفاظ کی کچھ جھلکیاں پیش کرنے کی جرأت کررہا ہوں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف نے بچپن میں ایک لفظ ''لنگھن'' سُنا تھا۔ ''لنگھن'' اور ''برت'' میں یہ فرق ہے کہ ''لنگھن'' فاقے کو کہتے ہیں اور برت قریب قریب روزے (Fast) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ گاندھی جی کے ''برت'' سیاسی دنیا میں کافی (خاصی) شہرت رکھتے ہیں! اردو صحافت میں ''برت'' کو روزہ نہیں لکھا جاتا تھا مگر 1934ء میں جب راقم الحروف عراق گیا تو بغداد کے اخبارات گاندھی جی کے برت کو ''صوم غاندی'' ہی لکھتے تھے جس طرح عربی میں قاصد اور ایلچی کو ''رسول'' کہتے ہیں۔

ہاں! تو بات ''لنگھن'' کی ہو رہی تھی۔ اردو کی ایک مشہور کہاوت ہے: ''یا تو ہنسا موتی چگیں یا لنگھن کر مر جائیں۔'' یعنی ہنس یا تو موتی چگتے ہیں ورنہ پھر فاقے کر کے مر جاتے ہیں! یہ ضرب المثل ''وضع داری'' کے لیے استعمال ہوتی ہے کہ شریف اور وضع دار لوگوں کی جو وضع، عادت اور چلن ہوتا ہے، اسے وہ نہیں بدلتے چاہے ایسا کرنے میں انھیں کیسی ہی جوکھوں کیوں نہ اٹھانی پڑے۔

اپریل 1975ء کے ماہنامہ ''تحریک'' (دہلی) میں ایک ایرانی شاعر کا ایک شعر درج ہے جس میں ''لنگھن'' نظم کیا گیا ہے:

خوان او دائم بر زائر و بر مہاں
در حزیں باشد حقا کہ کند لنگھن

افسوس ہے اس شعر کی صحیح کتابت نہیں ہوئی۔ کاتب صاحب نے کتابت میں دراندازی کی ہے (''مہماں'' کو ''مہاں'' بنا دیا ہے) مگر اس مضمون میں جو یہ لکھا ہے: ''لنگھن روزۂ ہندواں'' وہ غلط ہے۔ لنگھن برت کو نہیں فاقہ کو کہتے ہیں۔ مضمون نگاروں کی اسی قسم کی غلطیاں پڑھنے والوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرتی ہیں اور کچی عمر والے تو ہر چھپی ہوئی چیز کو وحی والہام کی طرح مستند سمجھتے ہیں۔

اسی مضمون میں ایرانی شاعروں کے دو شعر درج کیے ہیں جن میں اردو ہندی الفاظ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چندن'' اور ''میدہ'' بھی نظم کیے گئے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایرانی شعراء نے کسی نہ کسی حد تک اردو کا اثر قبول کیا ہے۔

''فاران'' میں تبصرے کے لیے ایک کتاب ''سیرت یعقوب و مملوک'' آئی ہے۔ پروفیسر مولانا محمد نورالحسن شیر کوٹی اس کے مؤلف ہیں۔ حضرت مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ (وفات 1984ء) دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے صدر مدرس تھے۔ اس کتاب کو ادھر ادھر سے دیکھا تو زبان کے سلسلہ میں ایک کام کی بات مل گئی۔ مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کھٹمل، کھٹ اور مل کا مرکب ہے۔ ''کھٹ'' کھاٹ یعنی چارپائی کو کہتے ہیں اور ''مل'' کے معنی ''پہلوان'' ہیں، یعنی ''کھاٹ کا پہلوان۔'' راقم الحروف نے اپنے گاؤں میں ''پہلوان'' کے معنی میں مل (ل پر تشدید) ہی سنا ہے۔ پلیٹس (انگریز محقق پلیٹس کی اُردو لغت) میں بھی یہ لفظ ''مل'' اسی معنی میں مل گیا! مگر ''ملئی'' (پہلوانی) نہیں ملا، جیسے ''پٹھان کا شرفو ملئی (پہلوانی) کرتا ہے۔''

یہ تو کچھ جھلکیاں زبان و روزہ مرہ کی تھیں، اس سلسلہ میں یہ بھی چلتے چلاتے عرض کر دوں کہ اردو نے دوسری زبانوں کے لفظوں کے تلفظ اور معنی تک کو بدل دیا ہے، مثلاً عربی میں ''حلاق'' نائی (باربر) کو کہتے ہیں مگر اردو میں ''حلاق'' کی جگہ ''حجام'' بولا جاتا ہے۔ عربی میں ''حجام'' پچھنے لگانے والے کو کہتے ہیں! عربی میں ''میت'' اور ''سید'' کی ''ی'' پر کسرہ ہے مگر اردو میں یہ دونوں لفظ (میت، سید) فتحہ کے ساتھ بولے جاتے ہیں۔ ''فوق'' خالص عربی لفظ ہے اور ''بھڑک'' ٹھیٹ اردو لفظ ہے۔ ان کے درمیان اضافت نہیں آسکتی، مگر ''فوق البھڑک'' اردو میں درست ہے اور اس ترکیب کا کوئی دوسرا لفظ بدل نہیں ہے۔ اس لفظ (فوق البھڑک) کی حیثیت غلط العام کی ہے۔

جناب شورش کاشمیری کی کتاب ''بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل'' پر تبصرہ کرتے ہوئے ماہنامہ ''معارف'' (اعظم گڑھ) نے اژدہام' پر گرفت کی ہے:

www.kitabosunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ازدحام کا املا کئی جگہ اژدہام لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔''

اس سلسلہ میں راقم الحروف یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ جس طرح اردو میں ''غلط العام'' الفاظ درست سمجھے جاتے ہیں، اسی طرح ''وتیرہ'' کا املا ''وطیرہ'' کیا جاتا ہے اور ''ازدحام'' کو ''اژدہام'' لکھتے ہیں۔ یہ دونوں رسم الخط کے ''غلط العام'' الفاظ ہیں جو اردو کی حد تک درست ہیں! حضرت جگر مراد آبادی نے بھی اپنے دیوان میں ''اژدہامِ نظر'' لکھا ہے، اس لیے میں عرض کروں گا کہ جنابِ شورش کاشمیری نے جو ''اژدہام'' لکھا تو اردو غلط العام املا کے قاعدے کے مطابق لکھا۔ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ''غلط العام'' کوئی اصول نہیں ہے جس کو سامنے رکھ کر دوسرے الفاظ وضع کیے جائیں۔

''فوق البھڑک'' درست ہے مگر ''فوق الچمک'' غلط ہے۔ اسی طرح ''شعاعوں'' کو بعض اہلِ قلم ''شعاؤں'' لکھتے ہیں، یہ غلط ہے۔ جمع میں ''ع'' کو ہمزہ سے نہیں بدلا جاسکتا اور ''بے نَیلِ مرام'' (نَیل بروزن لَیل) کو ''بے نیل و مرام'' (نیل بروزن چھیل) بولنا اور لکھنا جہالت کی دلیل ہے! ''نیل'' اور ''مرام'' کے درمیان واوِ عطفی لانا فاش غلطی ہے! افہم فتدبر (ماہنامہ ''فاران''، جون 1975ء)

ملحوظہ: مولانا ماہر القادری مرحوم نے اپنی تحریر میں امالے سے احتراز کیا ہے جیسا کہ قدماء اکثر امالہ نہیں کرتے تھے، تاہم اب امالہ حُسنِ بیان کا لازمہ شمار ہوتا ہے۔ نیز اُنھوں نے اُردو قدیم کے مطابق ''شرائط'' کو مذکر استعمال کیا ہے جبکہ ان دنوں ''شرط'' اور ''شرائط'' بالعموم مونث استعمال ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابت اور کمپوزنگ کے لیے ہدایات

کسی کتاب کے ''معیار'' کا انحصار اس کے مضامین، مفاہیم اور مطالب کے ساتھ ساتھ، اس کے ظاہری حسن و اہتمام پر بھی ہوتا ہے۔ کتابت اور کمپوزنگ جس قدر خوب صورت یا بھدی ہوگی، قاری کا تأثر اسی نسبت سے خوب تر یا برا ہوگا۔ گویا کتاب کے حسن و جمال میں کاتب اور کمپوزر کا کردار بہت اہم ہے۔

بالعموم مصنف یا ناشر، کسی مسودے کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہدایات بھی لکھ دیتے ہیں مگر عموماً ایسا نہیں ہوتا اور کاتب کو پوائنٹ کے نمبر، فونٹ، سرخیوں، اقتباسات، رموزِ اوقاف، نسخ یا نستعلیق وغیرہ کے ضمن میں اپنی صوابدید سے کام لینا پڑتا ہے، چنانچہ اس ضمن میں احتیاط ضروری ہے کہ کتابت میں ناہمواری اور بدنمائی نہ ہو بلکہ یکسانیت اور خوب صورتی کا احساس ہو۔ اس ضمن میں ہم نے معیاری یعنی صحیح املا کے چند اصول اور قاعدے مرتب کیے ہیں، انھیں دیکھ لیجیے اور کتابت کرتے ہوئے ان کا خیال رکھیے۔ اگر مسودے میں املا غلط ہے تو اسے درست کر کے لکھیے، یہ آپ کی اضافی خوبی شمار ہوگی۔

آپ کی رہنمائی کے لیے، ہم ذیل میں چند نکات پیش کر رہے ہیں، اگر انھیں پیش نظر رکھا جائے تو آپ کی کتابت اور کمپوزنگ بہتر ہوگی، اس کا معیار بلند ہوگا اور پروف خواں کو بھی سہولت ہوگی:

① سب سے پہلے مسودے کو غور سے دیکھیں۔ اگر کوئی چیز واضح نہ ہو، کہیں ابہام ہو تو مصنف/ ناشر سے بالمشافہہ ملاقات کر کے مختلف امور کا تعین کر لیں، مثلاً:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کتابت (عام عبارت، اقتباس، ضمنی سرخی، حوالہ وحواشی وغیرہ) کا پوائنٹ رفونٹ کیا ہوگا؟
- صفحے کا سائز کیا ہوگا؟
- لفظوں اور سطروں کے درمیان فاصلہ (Space) کیا ہوگا؟

زیادہ بہتر ہوگا کہ کتابت کے مختلف نمونے ناشر / مصنف کو دکھا دیے جائیں۔ پھر جن چیزوں پر اتفاق ہو جائے، وہ نوٹ کر لی جائیں۔ اس طرح بعد کے مراحل میں سب کے لیے آسانی ہوگی۔

② کتابت ہُو بہُو مسودے کے مطابق ہونی چاہیے، یعنی نیا پیراگراف، اقتباس، واوین، قوسین، ختمہ (فل سٹاپ)، کوما، کولن، نسخ اور نستعلیق وغیرہ مسودے کے مطابق بنائیں۔

③ مسودے میں جہاں کسی عربی کتاب کا نام آئے، اسے خطِ نسخ میں لکھیں اور اس پر واوین نہ لگائیں۔

④ انگریزی کتابوں کے نام ترچھے حروف (Italics) میں لکھیے۔

⑤ ایک کتاب یا رسالے کے مختلف حصوں یا مضامین کو کمپوز کرتے ہوئے، انگریزی الفاظ و اقتباسات کا پوائنٹ / فونٹ ہر جگہ یکساں رکھا جائے۔

⑥ انگریزی الفاظ کا پوائنٹ / فونٹ، اردو پوائنٹ کے نمبر سے دو درجے کم رکھیں۔

⑦ اقتباس دونوں طرف تھوڑی سی جگہ (پوٹ) چھوڑ کر کمپوز کریں۔

⑧ اقتباسات کا پوائنٹ متن سے دو پوائنٹ کم ہو تو واوین لگانے کی ضرورت نہیں۔

⑨ اشعار کی کتابت یا کمپوزنگ خاص احتیاط سے کریں۔ لفظوں کے درمیان بلاوجہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک لفظ کو مختلف اجزا میں نہ توڑا جائے بلکہ یکجا رکھا جائے۔ اگر مصرعے لمبے ہوں تو اوپر نیچے لکھیں اور اگر چھوٹے ہوں تو آمنے سامنے کمپوز کریں، مثلاً شعر لکھنے کا یہ طریقہ غلط ہوگا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمیت   احترامِ   آدمی
باخبر   شو   از   مقامِ   آدمی

صحیح طریقہ یہ ہے:

آدمیت احترامِ آدمی   باخبر شو از مقامِ آدمی

چونکہ یہ مصرعے بہت چھوٹے ہیں، اس لیے انھیں اوپر نیچے لکھنے کے بجائے آمنے سامنے لکھنا چاہیے۔

⑪ آیاتِ قرآن اور احادیثِ نبوی کا متن بطور اقتباس کمپوز کریں، یعنی دونوں طرف سے پوٹ چھوڑ کر۔ اردو ترجمہ اسی کے ساتھ متصل یا نیچے توسین میں کمپوز کریں۔ اس صورت میں عربی یا انگریزی متن اور عبارت پر واوین نہ لگائیں۔

⑫ سنین کو صرف ہندسوں میں لکھنا کافی ہے۔ علامت "ـــہ" بنانے کی ضرورت نہیں، یعنی: 1946ء لکھنا صحیح ہے، 1946ء ٹھیک نہیں۔ اسی طرح "1946 عیسوی" کے بجائے 1946ء لکھنا کافی ہے۔

⑬ متن (عبارت) کے پاورق (Foot-notes) یا حوالے اور حواشی، نسبتاً باریک پوائنٹ میں ہوں۔

⑭ ہر مضمون یا باب کا متن اوپر سے پانچ سطریں چھوڑ کر شروع کریں۔ ان پانچ سطروں ہی میں مضمون کا عنوان لکھا جائے گا۔ اگر مصنف کا نام بھی لکھنا ہو تو اس عنوان کے نیچے قدرے خفی لکھیے۔

⑮ ہر ضمنی سرخی سے پہلے اس کے اوپر، نصف سطر کا فاصلہ (Space) دیں۔

⑯ ضمنی (بغلی) سرخی نستعلیق ہی میں لکھیں، البتہ اس کا پوائنٹ متن کے پوائنٹ سے دو درجے زیادہ ہونا چاہیے۔

⑰ ضمنی سرخی کی ابتدا میں حسب ہدایت کوئی ستارہ یا پھول بنا دیں مگر وہ بہت بڑا نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑱ متن اور پاورق (حواشی اور حوالوں) کے درمیان حاشیے کی لائن پورے صفحے پر نہیں ہونی چاہیے، دائیں طرف سے ڈیڑھ انچ لمبی لائن کافی ہے۔

⑲ اشعار پر حوالے کا نشان بعض اوقات اس طرح بنا دیا جاتا ہے: ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اس طریقے سے نشان یا نمبر نمایاں طور پر نظر آئے گا اور دونوں مصرعے برابر کی لمبائی میں بھلے معلوم ہوں گے۔

⑳ ایک جملے کے درمیان آنے والا کوما[،] الفاظ کے درمیان ہونا چاہیے، نہ کہ لفظ کے اوپر کیونکہ لفظ کے اوپر لگایا گیا کوما['] واوین میں سے سمجھا جائے گا، مثلاً:

غلط: سبق پھر پڑھ صداقت کا' عدالت کا' شجاعت کا

درست: سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا

㉑ اردو عبارت: میں اردو طغرے اور عربی میں عربی طغرے اور فل سٹاپ لگائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی ادب وانشا کے رموز

①	النقطة/ الوقفة (فل سٹاپ)	" . "
②	الفصلة/ الفاصلة (کوما)	،
③	الرابطة /النقطتان (کولن)	:
④	علامة الاستفهام (سوالیہ نشان)	؟
⑤	علامة التأثر (فجائیہ وندائیہ)	!
⑥	علامة التنصيص (ڈبل بریکٹ)	(( ))
⑦	علامة الحذف (ڈاٹس)	......
⑧	القوسان (بریکٹ)	( )

وضاحت

① **النقطة**: جہاں بات پوری ہو رہی ہو یا بات بالکل پوری تو نہ ہو لیکن اس کا دوسرا رخ شروع ہو رہا ہو یا پھر اگلا جملہ ایک نیا رخ اختیار کر رہا ہو تو اس وقت یہ علامت آئے گی، مثلاً: حد الحلم ضبط النفس عند هيجان الغضب. وأسباب الحلم الباعثة على ضبط النفس كثيرة.

② **الفصلة**: ایسے جملے جن سے مل کر ایک مرکب جملہ یا فقرہ بنتا ہے، ان جملوں کے درمیان یہ علامت آتی ہے، مثلاً: قدم النبي ﷺ فطاف بالبيت سبعًا ، وصلى خلف المقام ركعتين ، وطاف بين......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ کسی چیز کی انواع واقسام بیان ہو رہی ہوں تو ہر ایک قسم یا نوع کے بعد بھی یہ علامت آتی ہے، مثلاً: جيد، وجيد جدا، وممتاز......

❁ وہ مفرد کلمات جن کا دوسرے کلمات سے تعلق ہو اور وہ مل کر مرکب جملہ بناتے ہوں، ان کے درمیان بھی یہ علامت آتی ہے، مثلاً: كل فرد في الأمة مجند لمعركة المصير: الفلاح في حقله، والعامل في مصنعه، والطالب في معهده، والموظف في ديوانه.

③ **النقطتان:** یہ علامت وضاحت اور بیان کے لیے آتی ہے۔ اس کے استعمال کی صورتیں حسب ذیل ہیں:

❁ کسی کی بات یا سوال شروع ہونے سے قبل یہ علامت آتی ہے، مثلاً: قال تبارك وتعالى: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الذين......﴾، قيل: يا رسول الله، وإذا قيل لهم: آمِنُوا.

❁ سابقہ جملے کی توضیح یا تقسیم کے لیے جو کلمات آئیں، ان کے شروع میں بھی یہ علامت آتی ہے: مثلاً: الكلمة على ثلثة أقسام: اسم و فعل و حرف۔ اسی طرح فيما يأتي، فيما يلي کے بعد بھی یہ علامت آتی ہے۔

❁ کسی قاعدے کی وضاحت کے لیے جو مثالیں بیان کی جاتی ہیں، ان کے شروع میں بھی یہ علامت آتی ہے۔

④ **علامة الاستفهام:** یہ علامت جملہ استفہامیہ کے بعد آتی ہے، خواہ حرف استفہام مذکور ہو یا محذوف، مثلاً: ما الإيمان؟ صَلَّيْتَ الظُّهْرَ؟

⑤ **علامة التأثر:** یہ علامت عموماً نفس پر طاری ہونے والی کیفیات تعجب، خوشی، غم، دہشت اور استغاثہ وغیرہ کے اظہار کے لیے ہوتی ہے، مثلاً: مَا أَحْسَنَ السَّمَاءَ! يَا أَبْنَاهُ! وَارَأْسَاهُ! نیز منادیٰ کے بعد بھی یہ علامت آتی ہے، مثلاً: اللّٰهم! يارسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ا یُبْشرٰی ا

⑥ علامة التنصيص: یہ علامت خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کے دونوں اطراف میں آتی ہے۔ علاوہ ازیں کسی اور کے قول، فرمان، اقتباس اور امثال وغیرہ پر بھی آ سکتی ہے۔ اس سے مقصود یہ بتانا ہوتا ہے کہ درمیانی کلام کسی اور کا ہے۔

⑦ علامة الحذف: ایک لمبی عبارت یا مصرع کے مطلوبہ کلمات لکھ کر بقیہ عبارت کو چھوڑتے ہوئے، جبکہ کلام جاری ہو، علامت الحذف استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح طوالت سے بچنے یا بہت قبیح الفاظ سے صرف نظر کرنے یا ابہام رکھنے کے لیے بھی یہ علامت آتی ہے، مثلاً اردو میں کہتے ہیں:

(1) سرِ تسلیم خم ہے.......... (جو مزاجِ یار میں آئے)

(2) وہ دریدہ دہن بولا: تیری ماں..........

(3) اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جزو کہے تو وہ کافر قرار پاتا ہے، پھر اگر کوئی محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا جزو کہے تو وہ..........

⑧ القوسان (Brackets): یہ علامات مشکل الفاظ یا جملہ معترضہ کو نمایاں کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں، مثلاً:

(1) الزّمام (بانزای) (2) وہ بدلے کے دن (قیامت) کا مالک ہے۔

(3) دارالسلام (جو کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ ہے) دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

☸ بریکٹس کی جگہ دونوں طرف لمبی ڈیش بھی استعمال ہوتی ہے۔

نوٹ: علامة التنصيص اور القوسان کے سوا مذکورہ رموز و علامات میں سے کوئی بھی علامت سطر کے شروع میں نہیں آ سکتی۔ یاد رہے متن قرآن میں یہ علامات نہیں لگائی جاتیں، البتہ قرآنی بریکٹ کی نشاندہی اس طرح کی جاتی ہے: ﴿ ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "